جہاد ان لوگوں کو قتل و غارت سے بچانے کے لئے اور اسلامی عدالت قائم کرنے کے لئے شروع کیا ہے اور ہم انہی کی سلامتی کے لئے جدو جہد کر رہے ہیں۔

۴۔ بہادر کمانڈروں اور جانباز مجاہدوں کو چاہیئے کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں کہ تمام ملک میں ہمارے جہاد کو ملک کے اندر رہنے والوں کی حمایت اور مدد سے آگے جاری ہے اور فتح کی منازل طے کر رہا

متوجہ ہوں گے۔ اور کسی علاقے کو آزاد کراتے وقت جامع تدبر اور جہاد کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کی امن اور سلامتی کا پاس رکھیں گے۔ اور اپنی ذمہ داریوں کو قرآن اور احادیث کی روشنی میں پورا کریں گے۔ اور کسی کو یہ اجازت نہیں دینگے کہ وہ مجاہدوں کو بدنام کرنے کے لئے، قتل، ڈکیتی، لوٹ مار اور تخریب کاری کا بازار گرم کریں۔

بریگیڈیئر رحمت اللہ (صافی) علاقائی کمانڈروں کے ہمراہ صوبہ کونڑ کی آزادی کے بعد جنگی تباہ کاریوں کا جائزہ لے رہے ہیں

ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ ہمارے ملک کی اس عوام کی جدو جہد کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے ہمیں یقین ہے کہ ہمارے بہادر مجاہدین اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی اور جہاد کے تقدس کی خاطر اپنی بھاری ذمہ داریوں کی طرف

عظیم اور مہربان خدا افغانستان کے مسلمان اور مجاہد ملت کا نگہبان ہو۔

امین یارب العلمین

علم نے مجھ سے کہا عشق ہے دیوانہ پن!
عشق نے مجھ سے کہا علم ہے تخمین وظن!

بندۂ تخمین وظن! کرمِ کتابی نہ بن!
عشق سراپا حضور، علم سراپا حجاب!

افغانستان میں بہت جلد
آزادی کی شمع روشن ہوگی

غ - اکبر وردگ

افغانستان میں روسی استعمار اس تگ و دو میں ہیں کہ اپنی کٹھ پتلی اور زرخرید غلاموں کی سیاسی زندگی کو بقا بخشے اس لئے کئی بار انہوں نے کہا ہے کہ اگر افغان مجاہدین کی امداد بند نہ کی گئی تو ہم اپنی فوجوں کے انخلاء میں تاخیر کر سکتے ہیں اس لئے کہ روسی فوجوں کے انخلاء کی تاخیر میں نجیب انتظامیہ کی بقاء ہے روسی اور مجاہدین کے ہاتھوں روسی فوجوں کی عبرت ناک شکست کا حاصل ہے جنہوں نے اپنی قوت ارادی سے روسی فوجوں کو واپسی پر مجبور کر دیا گذشتہ آٹھ نو برسوں میں آزادی پسند افغانوں کی یہ ایک بہت بڑی فتح ہے جنہوں نے روس جیسی سپر طاقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور ان کی واپسی کی صدائے بازگشت ساری دنیا میں سنائی دی. مزدور

سربکف مجاہد، نمر خیل فوجی ڈویژن کی فتح کے بعد قبضہ شدہ توپ کے ساتھ کھڑا ہے

فوجوں کی واپسی نہ تو نجیب کی کوششوں کا نتیجہ ہے اور نہ جنیوا معاہدے کا ثمر، بلکہ یہ تو افغانستان کی مسلمان ملت کا جذبہ آزادی رجیم یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ مجاہدوں کی امداد بند کی جائے تاکہ ملک پر ان کی گرفت مضبوط ہو سکے مگر ان کو یہ پتہ نہ تھا کہ بہادر افغان

ان کے اس فریب کو بھانپ گئے ہیں یہ وہی افغان ہیں جنہوں نے تاریخ میں وہ کارنامے سرانجام دیئے ہیں جو آب تک سنہرے حروف سے رقم ہیں لیکن ان ضمیر فروشوں نے کبھی بھی اپنے آباؤ اجداد کی تاریخ کا مطالعہ نہیں کیا۔ یہ جاہل وطن فروش اور زرخرید کٹھ پتلی اپنے آقاؤں کی زبردست حمایت کے باوجود بھی اس قابل نہ ہوئے کہ وہ مجاہدوں کے حملوں سے محفوظ رہیں پھر جب ان کو افغانستان میں تنہا چھوڑا جائے تو مجاہدین کے سیلاب کے سامنے کیسے ٹھہریں گے کیونکہ یہ سیلاب دین اور وطن کی آزادی کی خاطر رواں دواں ہے جس کی راہ خس وخاشاک بند نہیں کر سکتی۔

لیکن اب روسی جان گئے ہیں کہ اپنے نوجوانوں کو اس سیلاب سے محفوظ کر لیں کیونکہ وہ افغانستان پر اپنا تسلط برقرار نہیں رکھ سکتے اسی وجہ سے انہوں نے مجبوراً جنیوا معاہدے پر دستخط کر لئے اور پھر انہوں نے افغانستان کے مزاحمتی رہنماؤں کے ساتھ گفت وشنید شروع کی تاکہ اپنی لٹی ہوئی عزت اور وقار کو برقرار رکھیں۔ دوسرے لفظوں میں ان ملاقاتوں اور مذاکروں کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ یہ نجیب اور ان کے ساتھیوں کے لئے موت کا پیغام ثابت ہوگی۔

انشاء اللہ اب وہ گھڑی آپہنچی ہے کہ بہت جلد نجیب اپنے ساتھیوں کی حمایت سے محروم ہوجائے گا اور وہ دن دور نہیں کہ بہت جلد مجاہدین کے ہاتھوں گرفتار ہو جائے گا۔ چاہے یہ لوگ کتنے ہی ہتھکنڈے اور حربے استعمال کیوں نہ کریں لیکن مجاہدوں کے جذبے حریت کو کبھی ٹھنڈا نہیں کر سکتے اور بہت جلد ہی منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور اپنے ملک کی اسلامی اور غیر جانبدارانہ حیثیت کو برقرار کریں گے اور بیرونی مداخلت سے بالکل پاک رہے گا۔

افغان عوام کے اس دلیرانہ جدوجہد میں پاکستان کے مسلمان عوام نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا ہے انہوں نے گذشتہ آٹھ نو برسوں میں صبر اور استقامت کا جو ثبوت دیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے افغان عوام ان کے اس نیک جذبے کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ انہوں نے نہایت محبت اور خلوص کے ساتھ ہماری مہمان نوازی کی ہے اور روس کی کٹھ پتلی حکومت کو ہوائی حملوں سے ان کے کئی بے گناہ افراد لقمۂ اجل بن چکے ہیں انہوں نے وقت کے تقاضوں کے ساتھ اس نازک مرحلہ میں اپنے اسلامی اور انسانی فریضہ کو بخوبی انجام دیا ہے پاکستان کے رہنماؤں نے بھی دل کی گہرائیوں سے یہ امید ظاہر کی ہے کہ روسی افواج جلد ہی افغانستان سے نکل جائیں اور افغانوں کی ایک نمائندہ حکومت قائم ہو جائے اور اگر ایسا نہ ہوا تو یہ خود پاکستان کے لئے بھی مفید نہیں ہوگا۔

دنیا کے تمام ممالک افغانوں کی جدوجہد اور ان کے جذبہ جذبہ حریت کی حمایت کرتے ہیں مگر روس اور ان کے حواریوں نے ان حقیقتوں سے آنکھیں پھیر لی ہیں جہاں تک یہ لوگ افغانوں کی آزادی کی بے حرمتی کریں گے تب تک تمام دنیا ان کی مذمت کرے گی۔ جس تیزی کے ساتھ افغان مجاہدین آزادی کی راہ میں قربانیاں دے رہے ہیں۔ اسی انداز کے ساتھ کامیابی وکامرانی ان کی قدم چوم رہی ہے وہ دن دور نہیں کہ اس کامرانی کو تاریخ میں دوسری بار سنہری حروف سے لکھا جائے گا اور افغانستان میں آزادی کی شمع روشن اور خوشی کا سورج طلوع ہوگا اور روسیوں کی توسیع پسندانہ سیاست کو زبردست دھچکا لگے گا۔ جس پر وہ فخر کیا کرتے تھے اسی وجہ سے افغان عوام کی جدوجہد آزادی تیسری دنیا کے تمام ممالک اور دنیا کی تمام آزادی پسند تحریکوں کو تقویت دے گی جو کمیونزم کی زنجیروں میں جکڑے ہوتے ہیں جو ان کی سربلندی کامرانی کی علامت ہے۔

افغانوں نے یہ ثابت کر دیا کہ جن لوگوں میں جذبہ اسلام اور وطن کی محبت کا احساس موجود ہو تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو زیر نہیں کر سکتی۔ وہ ظالموں کی طاقت کو ختم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور آزادی کے میدان میں ہر قسم کی مصیبتیں برداشت کر سکتے ہیں لیکن دشمن کو کبھی یہ اجازت نہیں دے سکتے کہ وہ ان کے دین، وطن اور ناموس کے ساتھ کھیلیں۔

یہی وجہ ہے کہ افغان مجاہدین نے روسی جارحیت کے سامنے سینہ سپر ہو گئے ہیں۔ اور روسیوں کو ایسی شکست کے ساتھ دوچار کیا ہے وہ خود حیران ہیں کہ کیسے اس آگ سے اپنے آپ کو بچائیں۔ مجاہدین اب آزادی کی جانب قریب ہیں بہت جلد ہی انشاء اللہ آزادی کی شمع روشن اور آزادی کا سورج طلوع ہوگا جس میں تمام افغان آرام وسکون کے ساتھ اپنی زندگی گذاریں گے اور اپنے ملک کا دفاع کریں گے۔

جہاد قرآن مجید کی نظر میں

عبدالباری غیرت

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ وما جعلہ اللہ (سورۃ عمران ۱۲۶، آیت)

ترجمہ اور تفسیر۔ اے مومنو اللہ تعالیٰ نے یہ مدد اور کمک نہیں بھیجی مگر یہ تمہارے لوگوں کے خوشی کے لئے ایک نوید ہے یہاں تک کہ تم لوگ جہاد میں ثابت قدم رہو۔ اور یہ کمک اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تم لوگ مطمئن رہو اور کسی خوف و ہراس میں مبتلا نہ ہو اگر دشمن کی تعداد زیادہ اور تم لوگوں کی تعداد کم ہو۔ کامیابی و کامرانی سب کچھ خدا کی طرف سے ہے۔ اس لئے تم لوگ یہ تصور نہ کرو کہ کامیابی لشکر کی اور یا اسلحے کی کثرت میں ہے۔ لیکن یہ کمک صرف خدا کی طرف سے مدد ہے۔ جو نہ فرشتوں کی اور نہ کسی اور کی ہے اور یہ کمک اس خدا کی ہے جو پاک، غالب، طاقتور اور بالغ حکمت کا مالک ہے۔ اور ہر ایک کام کو بالغ نظری سے سرانجام دیتا ہے۔

ویکبتہم فینقلبو خائبین (ال عمران سورہ ۱۲۷)

ترجمہ و تفسیر: یہ تدبیر اور منصوبہ اس لئے ہوا۔ کہ ان کا ایک گروہ زندان اور یا قتل کے ذریعے ختم کردیا جائے۔ اور یا ان کو شکست دے اور ان کا تحقیر کریں۔ اس طرح یہ لوگ اپنے مقصد اور ہدف پانے میں ناکام ہو جائیں گے۔ اور ان کے ہاتھ کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر میں ایسا ہی کیا۔ کہ اس معرکہ میں کافروں کے (۷۰) آدمی مارے گئے۔ اور ان کے (۷۰) آدمی گرفتار ہوئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ذلیل و خوار اور مسلمانوں کی عزت افزائی فرمائی۔

(لیس لک ..... ظالمون (دال عمران سورۃ ۱۲۸)

ترجمہ و تفسیر: اے اللہ تعالیٰ کے رسول! لوگوں کی تدبیر میں کوئی اثر نہیں۔ بلکہ یہ تمام منصوبہ اللہ تعالیٰ کا تھا۔ کیونکہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات اور قدرت میں ہے کہ کسی کو ہلاک کردے اور ان کو زندان میں بند کرا کر رسوا کردے۔ اور یا یہ لوگ تائب ہو کر اسلام قبول کریں۔ اور یا ان کو عذاب میں ڈالیں۔ اگر یہ لوگ کفر ہی میں رہ گئے تو پھر یہ ظالموں میں سے ہیں۔ اور عذاب کے مستحق ہیں۔

ولا تہنوا ..... ان کنتم مؤمنین (ال عمران سورہ ۱۳۹)

ترجمہ و تفسیر: اور تم لوگ واپسی کا نہ سوچو اور رنج نہ کرو۔ تم لوگ ہی غالب ہوا ان پر، اگر لوگوں نے ایمان لایا ہو۔ جس طرح تم لوگ احد کی جنگ میں شکست سے دوچار ہوئے۔ اور پھر بدر کی جنگ میں فتح حاصل کی۔ اور اگر تم لوگ حقیقی معنوں میں مومن ہو تو رنج اور سستی نہ کرو۔ کیونکہ تم لوگ ہی غالب اور برتر ہو۔ اگر غازی بنو گے۔ پھر بھی اجر اور اگر شہید ہو گئے تو جنت میں جاؤ گے۔ یہ لوگ (کافر) دنیا میں ذلیل و خوار ہوں گے۔ اور آخرت میں دوزخ میں جائیں گے۔ اور تم لوگوں کی فتح کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (ترجمہ) اور حقیقت میں ہمارا لشکر کامیاب اور غالب ہے۔

۱۴۰ ان یمسسکم ...... لایحب الظالمین (ال عمران سورۃ)

ترجمہ و تفسیر: اگر تم لوگ قتل یا زخمی ہوئے اور مصیبتیں تم لوگوں کو اٹھانی پڑی تو کافروں کے ساتھ بھی یہی کچھ ہوا، جنگ بدر میں تم لوگوں کو فتح نصیب ہوئی اور آج ان کو۔ کبھی تم لوگ

خوش رہو گے اور وہ غم میں رہیں گے. اور کبھی صورت حال اس کے برعکس ہو گی. یہ اللہ تعالیٰ کا ایک امتحان ہے کہ کون غم اور مصیبت میں صبر سے کام لیتا ہے. بیشک وہ اپنے دوستوں کو اچھی طرح پہچانتا ہے. بعض لوگ تم میں سے جدا ہوتے ہیں اور

سربکف مجاہد کابل کے اونچے پہاڑوں میں اپنی بھاری ہتھیار (سکر۔C) پر پہرہ دے رہے ہیں۔

وہ اللہ کی راہ میں شہادت کا رتبہ حاصل کرتے ہیں. اور تم لوگ ان کے گواہ رہتے ہو کہ کس نے قربانی کے جہاد میں حصہ لیا اور کس نے نہیں لیا. اللہ تعالیٰ ظالموں اور جابروں کو اپنا دوست نہیں رکھتا. جو لوگ احد کی جنگ میں نبی کریمؐ سے علیحدہ ہو گئے. وہ منافقوں میں سے تھے.

ولیمحص . . . . . الکافرین (آل عمران سورۃ ۱۴۱)

ترجمہ و تفسیر: اس لئے کہ مومن گناہ سے پاک ہو جائے اور اس طرح ان کو منافقوں سے علیحدہ کریں. یہ کام مصیبتیں اٹھانے کے بعد ہی کیا جا سکتا ہے. صرف اس لئے کہ کافر نیست و نابود ہو جائیں.

امَ حسبتم ان تدخلو . . . . . . و لعلم الصابرین

(آل عمران ۱۴۲)

ترجمہ و تفسیر، آیا تم لوگ خیال کرتے ہو کہ امتحان اور ازمائش کے بغیر جنت میں داخل ہو سکو گے. لیکن یہ خیال نہ کرو

یہاں استفہام انکار کی جگہ آیا ہے. کیونکہ مومنوں کے لئے امتحان اور ازمائش ہے. طبریؒ نے اپنے تفسیر میں فرمایا ہے۔ اے خدا کے پیغمبر کے دوستو کہ تم لوگ بغیر آزمائش کے تب تک جنت میں نہیں جا سکتے جب تک تمہیں ازمایا نہ جائے اور نہ اس پاک ذات کی کرامت دیکھ سکتے ہو. جب تک تم لوگوں نے جہاد کی تکلیفیں اٹھائی نہ ہوں

ولقد کنتم تمنون . . . . . وانتم تنظرون

(آل عمران سورہ ۱۴۳)

ترجمہ و تفسیر: اور سچائی کے ساتھ تم لوگوں کی شہادت کی آرزو تھی. اور اس سے قبل کہ شہادت کا مزہ چکھو. اور مصیبتیں اٹھاؤ اور یہ ان کو کہا جاتا جو جنگ میں ناکام ہو جاتے. اور تم لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تمہارے بھائی شہید ہو گئے. اور تم خود بھی شہادت کی تمنا رکھتے ہو. اور جب تم لوگوں نے اپنے پیغمبر کو اکیلا چھوڑا اور پھر شیطان نے یہ بات مشہور کر دی کہ "محمدؐ" شہید ہو گئے ہیں. تو منافقوں نے کہا کہ جب بات ایسی ہے تو پھر جنگ کا کیا فائدہ؟ اس کے بعد انہوں نے جنگ کو چھوڑا اور اپنے پرانے مذہب کی طرف رجوع کیا. اور پھر وہ وقت تھا کہ اللہ کے رسولؐ شہیدوں کے درمیان میں زخمی ہوئے. کہا جاتا ہے کہ بعض شکست خوردہ عناصر عبداللہ بن ابی کو آئیں کہ ابو سفیان ان کو امان دے. اور بعض اور لوگ بھی بھاگ گئے. اور جب اللہ کے رسول نے ان سے پوچھا کہ تم لوگ کیوں بھاگ گئے؟ تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے آپؐ کی شہادت کے بارے میں سنا اس لئے بھاگ گئے. اور پھر ان لوگوں کے عذر کے مسترد کرنے کے بارے میں مندرجہ آیت نازل ہوئی.

وما محمد اللہ . . . . . . اللہ شاکرین

(آل عمران ۱۴۴)

ترجمہ و تفسیر: اور محمد اس کے سوا اور کچھ نہیں لیکن اللہ کے رسولؐ ہیں اور اس سے پہلے بھی اور پیغمبر گزرے ہیں. گزشتہ رسولؐ بھی بعض طبعی موت سے فوت ہوئے ہیں. اور بعض اپنی رسالت کا پیغام پہنچانے کے نتیجے میں شہید کئے گئے اور اگر ان میں کوئی وفات پائے اور شہید ہو. تو آیا تم لوگ اپنے دین اسلام کو چھوڑ دو گے؟ اور مرتد ہو کر جہاد کو ترک کر دو گے؟ جو واپس

جائے اور دین کو چھوڑے ۔ تو وہ خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بلکہ دین کے چھوڑ دینے سے اپنے آپ کو نقصان دیتا ہے جو آخرت کا عذاب ہے۔ اللہ اپنے فرمانبردار بندوں کو ثواب دے گا جو اپنے پر ثابت قدم رہے۔

وما کان لنفس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وسنجزی الشاکرین

(آل عمران ۱۴۵)

ترجمہ وتفسیر: پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو خبردار کیا کہ ہر ایک کے مقرر اجل اور وقت ہے جو کبھی تبدیل نہیں ہوتا۔ تو فرمایا۔ نہیں ہے نفس کے لئے موت مگر اللہ تعالیٰ کے ارادے پر۔ یہ سب کچھ لوح محفوظ پر درج ہے۔ ہر ایک نفس کے لئے مقرر کردہ تاریخ ہے۔ جو کبھی آگے پیچھے نہیں ہوتی۔ اس کا یہ مطلب کہ جہاد سے ڈرنے میں زندگی ہے اور لڑنے اور داد شجاعت دینے میں زندگی تمام ہوتی ہے۔ خوف وہراس تقدیر کو نہیں بدل سکتا اور انسان مقرر کردہ تاریخ سے پہلے نہیں مرسکتا۔ چاہے وہ بہت سی جنگوں میں کیوں نہ حصہ لیں۔ اور اگر کوئی دنیا میں اجر مانگتا تو ہم ان کو دیتے ہیں۔ مگر پھر آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔ یہ ان لوگوں کے لئے کہا گیا ہے جو مال غنیمت کے لئے جہاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو واضح کیا ہے کیونکہ نیک اور فاجر دونوں کو پہنچتا ہے اور جو آخرت کا ثواب مانگتا ہے تو ہم ان کو دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری جگہ فرمایا ہے۔ اگر کوئی آخرت میں اجر مانگتا ہے۔ تو ہم اس پہ بہت زیادہ اپنا فضل وکرم کریں گے۔

وماکان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ القوم الکافرین (آل عمران سورۃ ۱۴۸)

ترجمہ وتفسیر: یہ لوگ اپنے دین پر سختی سے قائم ہیں اور کہتے ہیں۔ اے خدا ہماری مغفرت نصیب فرما۔ ہمیں تکبر اور گناہ سے بچا اور اے اللہ آپکی عبادت بجالانے میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔ اور آپکی راہ میں لڑتے ہوئے ہمیں کافروں پر نصرت نصیب فرما۔

فآتاھم اللہ وحسن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یحب المحسنین

(ال عمران سورۃ ۱۴۸)

ترجمہ وتفسیر: اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا اور آخرت کا اجر دیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نیک لوگوں سے دوستی کرتا ہے۔ دنیا اور آخرت کو اس لئے یاد کیا ہے کہ دونوں جانب انسان کی توجہ زیادہ مرکوز ہے۔ اس بارے میں فارسی زبان کا ایک شعر ہے۔

نہ خار غم از ہر دو کون مرا وصل تو بس
اے خالق ہر دو کون بفریادم رس

میں دونوں جہانوں سے فارغ ہوں۔ اور صرف تیرا ہی وصل چاہتا ہوں۔ تو اے دونوں جہانوں کے مالک میری فریاد کو سنو اور مجھے اسی میں سرخرو کامران کرو۔

یاایہاالذین امنو ۔ ۔ ۔ ۔ فتنقلبو خائرین

(ال عمران سورہ ۱۴۹)

ترجمہ وتفسیر: اے مومنو! اگر تم لوگ کافروں کی اطاعت کرو گے۔ تو وہ واپس تم لوگوں کو کفر کی طرف لائیں گے۔ اور پھر نقصان میں رہو گے۔ واقعی یہ بہت بڑا نقصان ہے کہ کوئی ایمان کفر پہ بدلتا ہے۔ ابن عباس نے فرمایا ہے کہ یہ اشارہ منافقوں کی طرف ہے جنگ احد میں یہ لوگ کہتے کہ اگر حضرت محمدؐ سچا پیغمبر ہوتے تو شکست سے دوچار نہ ہوتے۔ تو تم لوگ واپس اپنے بھائیوں کی طرف جاؤ۔ یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے جو عبداللہ بن ابی کے پاس گئے کہ ہمیں ابو سفیان سے پناہ دے دیں۔

بل اللہ مولاکم وھوا خیرالناصرین

(ال عمران سورہ ۱۵۰)

ترجمہ وتفسیر: بلکہ تم لوگوں کا مددگار اللہ پاک ہے نہ کہ کافر۔ اس لئے ان کی اطاعت نہ کرو۔ اپنے پروردگار کی عبادت اور متابعت کرو۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر اور اعلیٰ مددگار ہے بغیر اس کی ذات کے علاوہ کسی سے مدد مت مانگو۔

سنلیقی فی قلوب الذین ۔ ۔ ۔ ۔ الظالمین

(ال عمران سورہ ۱۵۱)

ترجمہ وتفسیر: بہت جلد ہم ان لوگوں کے دلوں میں خوف وہراس ڈالیں گے۔ جو کافر ہیں۔ اس لئے کہ انہوں نے خدا کے

ساتھ شریک ٹھہرایا ہے. وہ چیز جس کو نہیں بھیجا گیا. خدا نے عبادت کے لئے ایسے لوگوں کی جگہ جہنم ہے اور یہ آگ کی بدترین جگہ ہے جہاں ظالم لوگ ڈالے جائیں گے. یہ لوگ کافر اور مشرک ہیں. جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور خداؤں کو شریک کیا ہے. اور ان کی عبادت کیا کرتے ہیں حتیٰ کہ

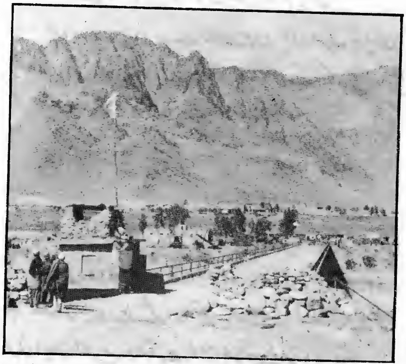

اس پل نے صوبہ کونڑ کی آزادی کے بعد افغان مجاہدین کی آمد و رفت کے لئے خاطر خواہ سہولتیں مہیا کی ہیں۔

یہ لوگ کوئی واضح دلیل بھی نہیں رکھتے. ایسے لوگ دنیا میں خوف و ہراس میں رہیں گے اور آخرت میں جہنم کی آگ میں جلیں گے.

ولقد صدقکم اللہ ...... ذو فضلٍ علی المومنین

(ال عمران سورہ ۱۵۲)

اور سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورہ کر کے تم لوگوں کے ساتھ کمک کی. اس لئے کہ تم لوگوں نے صبر کیا. حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اتنا کمک کبھی دوسری جگہ نہیں کی. جتنا کہ جنگ احد میں کی تم لوگوں نے واضح طور پر ان لوگوں کو قتل کر ڈالو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ تم لوگوں کو کامیابی دے. مگر جب سستی، ضعف اور اختلاف سرزد ہوئی اور مقرر کردہ جگہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے امیر عبداللہ بن جبیرؓ کی مخالفت کی. تو فتح شکست میں تبدیل ہوئی. روایت ہے کہ حضرت رسول اکرمؐ نے پچاس تیر اندازوں کو پہاڑ کی چوٹی پر متعین کیا. اور ان کو فرمایا. تم لوگ اپنی جگہوں سے کبھی نہ ہٹنا حتیٰ کہ ہمیں پرندے بھی کھائیں. جب جنگ شروع ہوئی تو مشرکین بھاگنے لگے. جب تیر اندازوں نے یہ حالت دیکھی تو انہوں نے کہا کہ جلدی کرو مال غنیمت کو سمیٹو اور اس طرح مقرر کردہ جگہ کو چھوڑ دیا. کافروں نے جب یہ حالت دیکھی تو مسلمانوں کے اس کمزوری سے فائدہ اٹھایا اور عقب سے حملہ کر دیا۔

اقوالِ زرّیں

1 ..... آنکھ سے بہہ جانے والا اشک پانی اور رک جانے والا معرکہ ہوتا ہے۔

2 ..... عقل مند آدمی چاند کو مٹھی میں لینے کی کوشش نہیں کرتا۔

3 ..... وعدہ پورا کرنا ایسے ہی ہے جیسے قرض چکانا۔

4 ..... محبت ایک حسین دھوکہ ہے عقل مند لوگ کبھی دھوکہ نہیں کھاتے۔

5 ..... ہماری ایک غلط نگاہ ہماری زندگی کو تلخ بنا سکتی ہے۔

6 ..... انسان خود عظیم نہیں ہوتا اس کا کردار اسے عظیم بنا دیتا ہے۔

فتح کی منزل تک

م - غ

اسلام حق وصداقت کا دین ہے ۔ اسلام بھائی چارے اور مساوات کا دین ہے ۔ اسلام محبت اور اخوت کا دین ہے ۔ اسلام صبر اور استقامت کا دین ہے اسلام ہمیں خدا کی زمین پر خدا کے قانون اور حاکمیت کو جاری وساری کرنے کا حکم دیتی ہے ۔ اسلام ہمیں خدا کے دین کی طرف لوگوں کو بلانے کا درس دیتا ہے ۔ اسلام ہمیں خدا کے مخلوق کے ساتھ خدا کے قانون کے مطابق سلوک کرنے کا سبق دیتا ہے ۔ اسلام ہمیں کامیاب زندگی گذارنے کے لئے جدوجہد کی تعلیم دیتا ہے اور اسلام ہمیں خداوند تعالیٰ کے دین کی حاکمیت کو قائم کرنے اور زمین سے کفر والحاد کی تاریکیوں کو ختم کرنے کے لئے جہاد کا راستہ دکھاتا ہے

ہاں! افغانستان کے مومن اور بہادر امت نے اسی روشن قندیل کی روشنی میں جہاد کا آغاز کیا ہے افغانستان کی جری ملّت اس صراط مستقیم پر جارہی ہے ۔ افغانستان کے سرفروش اور مجاہد ملت نے خداوند تعالےٰ کے ارشادات کی روشنی میں اپنے سر اس کے حضور بطور نذرانہ پیش کئے ہیں اور افغانستان کے غیور اور شجاع لوگوں نے اپنے ملک میں اسلامی اخوت کے قیام ، اور قرآنی تعلیمات کی روشنی میں امن وآشتی پر مبنی زندگی کے حصول کے لئے اپنے اوپر نیندیں حرام کی ہیں اور گذشتہ دس برس سے وطن اور دین کے دشمنوں کے خلاف جہاد کے مقدس مورچوں میں ڈٹے ہوئے ہیں ۔

جہاد کے اس طویل دور میں ہمارے دشمنوں نے اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لئے اور اس حریت پسند امت کو رام کرنے کی غرض سے سازشوں کے بے شمار جال پھیلائے اور مجاہدین کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی غرض سے زبردست کوششیں کیں ۔ لیکن وہ ان بھرپور کوششوں اور سازشوں کے باوجود افغان مجاہد ملّت کو راہِ حق پر چلنے اور اعلائے کلمۃ الحق سے باز رکھنے میں کامیاب نہ ہو سکے ۔

لیکن آج ہمارا مکار دشمن ہمارے ملک سے نہ نکلنے اور اپنے ضمیر فروش ایجنٹوں کو مزید اسلحہ دینے کے ڈھنڈورے پیٹ رہا ہے اور اس طریقے سے ایک طرف وہ آزاد اور حریت پسند دنیا کو شک میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں اور دوسری طرف ہمارے انتھک اور بہادر مجاہدین کو خوفزدہ کرنا چاہتے ہیں لیکن کیا انسانیت کے ان دشمنوں کو معلوم نہیں کہ ان کے دل ہمارے مظلوم عوام پر پہلے پسیج گئے ہیں اور انہوں نے اس غرض کے لئے کون سے آتشگیر اسلحہ کے استعمال سے اجتناب کیا ہے اس کے علاوہ انسانیت اور بشریت کے ان دشمنوں نے پہلے کب افغانستان سے اپنے مرضی سے نکلنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا

ہم روسیوں کے تمام چالوں اور سازشوں سے آگاہ ہیں اور ہم روسیوں کی شیطانیت اور منافقت سے بخوبی آشنا ہیں ۔ وہ تو ابھی ابھی افغانستان اور افغان عوام کو تباہ کرنے کے لئے سکڈ میزائل نصب کر چکے ہیں ۔ یہ ہمارے لئے کوئی نئی بات نہیں ۔ روسی پہلے بھی روس سے براہِ راست ۔

بمبار طیارے لاتے تھے اور افغانستان کے لوگوں پر آگ برساتے تھے۔ پہلے بھی اس طرح طویل فاصلے تک مار کرنے والے میزائل نصب کئے گئے تھے لیکن آج وہ اس طرح کے اعلانات سے آخری مرحلے پر اپنی شکست کو فتح میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن روسیوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ اب اس کی کوئی دھمکی کارگر نہ ہوگی۔ اب اس کا کوئی داؤ نہیں چلے گا۔ اب اس کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہوگی۔ ہم نے جس اعلےٰ مقصد کے حصول کے لئے پندرہ لاکھ شہید دیئے ہیں۔ ہم نے جن اصولوں اور تعلیمات کی بالادستی کے لئے اپنے گھر بار اور اپنے دیس کو الوداع کہا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے تک ہمارے جدوجہد اور ہمارا جہاد جاری رہے گی۔

ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اپنی سرزمین کفر و الحاد کی ایک ایک نشانی نیست و نابود نہ کریں اور اپنے وطن میں خدا کے قانون کی روشنی میں ایک صالح اور عادلانہ معاشرہ قائم ہو تاکہ اس کے ثمرات سے افغان عوام بہرہ ور ہوسکیں اور وہ دونوں جہانوں میں سرفروئی اور کامرانی حاصل کرسکیں۔

جہاد یا خانہ جنگی

ڈاکٹر سمیع اللہ مٹہ مغل خیل

ویسے تو میں کئی دفعہ افغانستان کے اندر گیا ہوں کبھی ڈاکٹرز ٹیم کے ساتھ اور کبھی جرنلیسٹس ٹیم کے ساتھ گیا ہوں مگر اس بار

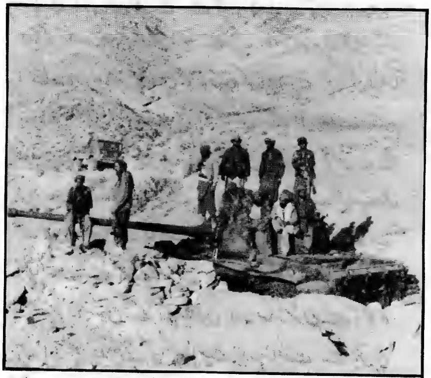

مستحکم ارادوں کو اسطرح کی توپیں متزلزل نہیں کرسکتی۔ توپ کے اوپر حزب اسلامی محاذ کے شجاع کمانڈر طاہر شاہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ نظر آرہے ہیں

خدائے ذوالجلال نے مجاہدین کے ساتھ جانے کی سعادت عنایت فرمائی۔ واپسی پر بعض نادان دوستوں نے بھی پاکستانی کیمونسٹوں یا نیشنلسٹوں کی طرح کہا کہ یہ تو خانہ جنگی ہے جہاد نہیں۔ مجھے حیرت ہوئی جب بعض جہاد افغانستان کے حامیوں نے بھی موجود جہاد کو خانہ جنگی قرار دیا۔ شاید اب یہ صورت حال پاکستان بھر میں پیدا ہوا ہے۔ ان کے دلائل ہیں کہ اب روسی افواج نکل گئے ہیں۔ تو جہاد کیوں ہوتا ہے۔ جبکہ دونوں طرف افغان اور "مسلمان" ہی ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو پہلے جہاد افغانستان کو "روس اور امریکہ کی جنگ" قرار دیتے تھے اب انہی لوگوں کے ساتھ بعض کم علم حضرات بھی اس بات پر متفق نظر آتے ہیں اس جنگ کو پختون اور مسلمانوں کی "تباہی" قرار دیتے ہیں۔

اب ہم ذرا تفصیلی معلومات کے ذریعے قارئین کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔

ظہور اسلام سے قبل ساری دنیا میں انسانیت سسک رہی تھی عرب خونخواریوں کو چھوڑ کر اس دور کے تہذیب و تمدن کے گہوارے روم اور یونان میں بھی انسانیت پر وحشت و بربریت

کا بازار گرم تھا. رومی امراء مہمانوں کی تواضع کے لئے غلاموں کو ذبح کرتے تھے ان کو تیروں کا نشانہ بناتے. انہیں زندہ جلانے کا تماشا دیکھتے. انہیں تفریح کے لئے درندوں سے پھڑوا دیتے. خودکشی باعزت فعل تھی. اولاد اور بیوی کو ذبح کرنا گناہ نہ تھا. جیور کشا کے گہوارہ ہندوستان میں شوہر کی لاش کے ساتھ زندہ بیوی چتا میں جلائی جاتی. بے چارے شودر کا خون برہما پر حلال تھا. ویدکی آواز سننے پر برہمن شودر کے کان میں پگھلا ہوا سیسہ ڈال دیتا تھا" جل پردا" کے رواج کیمطابق والدین اپنے پہلے بچے کو دریائے گنگا کے حوالے کر دیتے. جبکہ عربوں کی بربریت اس کے علاوہ تھی. اسی تاریکی میں اسلام کی روشنی کے مینار سے لاتقتلوا نفس التی حرم اللّٰہ الا بالحق کی صدا گونجنے لگی. انسانی جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا اس کو قتل نہ کرو. مگر اس وقت جب "حق" مطالبہ کرے. اس آواز میں ایک قوت تھی ایسی قوت جس پر مظلوم اقوام نے لبیک کہا اور ظالم تھر تھر کانپ اٹھے.

موجودہ زمانے میں لینن کی صدائے باطل اگرچہ دنیا میں گئی گئی گونج رہی ہے. بظاہر مظلوموں کو ظالم کے شکنجے سے نجات دلانے کے دعوے ہو رہے ہیں. لیکن حقیقت وہی ہے جو دنیا کے سامنے ہیں. کیمونزم سرخ استعماریت بن چکا ہے ثمرقند و بخارا کی تاراجی. لاکھوں مسلمانوں کا وحشیانہ قتل عام امن پسند ممالک میں تخریب کاری اور افغانستان کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ کیمونزم مظلوموں کی فلاح نہیں بلکہ مزید تباہی ہے. سرمایہ داری کے خاتمے کے نام پر غریبوں کا قتل عام ہوتا ہے. مزدوروں اور کسانوں کی کامیابی کے نام پر غریبوں کو قربانیوں کے بکرے بنائے جاتے ہیں. ان کی خوشحالی کے نام پر انہی کو مولی گاجر کی طرح کاٹ دیا جاتا ہے. تمدن، ترقی اور خوشحالی کے نام "امیروں کے جام" غریبوں کے نام" کے مصداق پر بمباریوں سے تباہی و بربادی پھیلاتی ہیں. یہی وجہ ہے کہ کیمونزم کی رسوائی ہو چکی ہے. اب اسلامی فلسفہ جہاد کو ذرا غور سے پرکھئے. فقط لاتقتلوا النفس التی حرم اللّٰہ ہی نہیں فرمایا بلکہ "الا بالحق" بھی کہا ہے. بلکہ اسکے ساتھ ہی بغیر نفس او فساد فی الارض کا اشارہ بھی کر دیا ہے انسان کو بے لگام کر کے فتنہ و فساد برپا کرنے کی اجازت نہیں دی. بلکہ اس قسم کے انسانوں کی سرکوبی کا حکم دیا ہے تاکہ دنیا میں امن قائم ہو جائے. کسی کے امن و خوشحالی میں کسی کا دخل نہ ہو اس غرض کے لئے محض لاتقتلوا النفس کی حمایت ہی درکار نہ تھی بلکہ الا بالحق کی محافظ قوت بھی درکار تھی. ورنہ امن کی جگہ بدامنی جنم لیتی.

پھر دیکھئے قارئین کرام کہ صرف لاتفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا (زمین کے اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ کرو) لاتقتلوا النفس التی حرم اللّٰہ (جس جان کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اُسے قتل نہ کرو) ہی کہنا مناسب نہ سمجھا بلکہ یہ بھی کہا کہ اس حکم سے نافرمانی کرنے والے قتل و خون کرنیوالے کے لئے سلوک کے مستحق ہے. یقیناً ایسے سلوک کے کہ اُسے انسانی خون کے حرمت کا احساس دلایا جائے اس کے لئے اس کی موت ہی انسانیت کی حیات ہوتی ہے. چنانچہ فرمایا" الفتنۃ اشد من القتل" ط قتل بری چیز ہے لیکن اس سے زیادہ بڑی برائی فتنہ و فساد ہے. لہذا اسی کے لئے

کُتِبَ عَلَیکُمُ القِصَاصُ فِی القَتلٰی ط

کا حکم دیا گیا کہ تم پر مقتولوں کے قصاص کا حکم دیا گیا ہے اسکے ساتھ دوست و دشمن. نسلی، امیر و غریب اور ادنیٰ و اعلیٰ کا امتیاز بھی مٹا دیا کہ کتبنا علیھم فیھا ان النفس بالنفس اس کے لئے ہدایت بھی کی کہ اس میں شامل نہ ہو اس قصاص کو موت نہ سمجھو بلکہ یہ تو معاشرے کی زندگی ہے یعنی

ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب

قصاص سے مخلوق خدا کو امن و سکون نصیب ہوتا ہے اور معاشرے کے جسم اس مہلک پھوڑے کو کاٹ دیا جاتا ہے اور جب سارا معاشرہ اس مردار پھوڑے پھنسیوں سے بھر جائے تو اس کے آپریشن کو اسلامی اصطلاح میں جہاد کہا جاتا ہے جہاد قتل بالحق ہوتا ہے. اس کے بغیر امن قائم نہیں ہو سکتا. شر اور فساد کی جڑ کٹ نہیں سکتی. نہ نیکو کاروں کو شرداروں سے نجات ملتی ہے نہ حق داروں کو حق ملتا ہے نہ ایمانداروں کو ایمان اور

بسم الله الرحمن الرحيم

الله اکبر

د افغانستان ملي اسلامي محاذ

محاذ

Acbar Resource & Information Centre
A.R.I.C

ضمیر کی آزادی حاصل ہوسکتی ہے نہ سرکشوں کو ان کے جائز حدودوں کے اندر رکھا جاسکتا ہے اور نہ ہی اللہ کے مخلوق کو مادی و روحانی سکون میسر آسکتا ہے یہ خصاص افراد کے علاوہ جماعت اور قوم کے لئے بھی ہے جس طرح افراد سرکش ہوتے ہیں۔ اسی طرح قوم اور جماعت بھی سرکش ہوتی ہے یہی صورت حال خطرناک ہوتی ہے افراد سے چند مخصوص طبقہ کو آزادی ملتی ہے۔ جبکہ جماعت کی سرکشی سے روئے زمین پر امن وسکون غارت ہوتا ہے پوری پوری قوموں پر عرصہ حیات تنگ ہوجاتا ہے پھر اس کا استحصال خون کی ندیاں بہائے بغیر ممکن نہیں رہتا۔

سوچئے اور جواب دیجئے۔ افغانستان میں روسی فوج کی آمد سے کے جی بی اور اس کے حواری افغان انتظامیہ علماء کو زندہ درگور کیا تھا۔ ہزاروں کو قید خانوں میں مار ڈالے۔ دحشت و بربریت کا بازار گرم کر رکھا۔ یہ کیا کچھ کم تھا کہ فوجی آمد بھی ہوئی۔ نیتجے میں بمباری۔ جلسے ہوئے۔ قصبے اجڑے ہوئے باغات، لاکھوں شہداء لاکھوں معذور، لاکھوں ہجرت کرنے دیا۔ غیر میں مصیبت اٹھانے پر مجبور کر دیتے۔ ہمسایہ ممالک بھی ان کے شر سے محفوظ نہ ہوئے۔ تخریب کاری ہنگامے اہم شخصیتوں کا قتل اور منفی سیاست کو ابھار کر امن وسکون کی فضا کو درہم برہم کر دیا۔ اس شریر اور فسادی مکار روسی قوم کو کیا ضرورت تھی بخارا اور دوسری ریاستوں کو تاراج کر ناکارہ کیا مصیبت آپڑی تھی کہ افغانستان کو جنت نظیر خطے سے بدل کر جلسے ہوئے باغات اور اجڑے ہوئے کھنڈرات میں تبدیل کر دیا۔ لاکھوں افغانوں کے علاوہ سینکڑوں پاکستانی قتل اور کڑوڑوں کا مالی نقصان بے چارے کو کس جرم میں دیا؟ اور اب خلیج پہنچکر عرب ممالک اور دوسرے امن پسند ممالک کا جینا دوبھر کرنا چاہتا ہے۔

افغان جہاد کو ”خانہ جنگی“ قرار دینے والے تو وہ لوگ ہیں جو اسلام دشمن امریکہ اگر ظلم و بربریت کریں تو بڑا گناہ مگر جب روسی سامراج ظلم و جبر کریں تو ان کے نظر میں یہ عین انسانیت کی خدمت ہے اگر امریکہ اور اسرائیل کے خلاف جنگ جہاد ہوسکتا ہے تو روس کے خلاف جنگ کیوں جہاد نہیں ہوسکتا ہے۔ اگر فلسطین میں اسرائیل کے دوستوں کے خلاف جنگ جہاد ہے تو پھر افغانستان میں روسی دوستوں کے خلاف جنگ جہاد کیوں نہیں۔

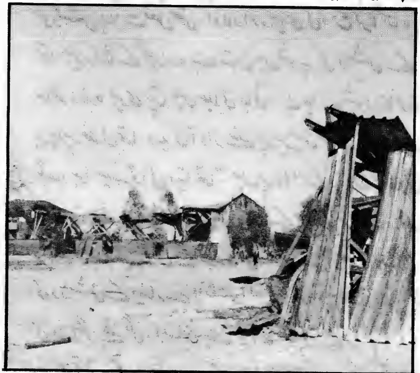

شرخیل میں دشمن کی نمبر (١١) فوجی ڈویثن کی تباہ شدہ حالت

اسلام کہتا ہے کہ جب جماعت شرارت پر اتر آئے تو ان میں قسم قسم کے شیطان آکر شامل ہوجاتے ہیں۔ ہزاروں فتنے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ دولت کے لالچی، غریب اقوام پر ڈاکے ڈالتے ہیں۔ تجارت اور صنعتوں کو تباہ کرتے ہیں۔ عدل و انصاف کو دبا کر ظلم وجفا کا ظلم اٹھاتے ہیں۔ شریفوں اور نیکوکاروں کے بجائے کمینوں اور سفلیوں کو آگے لاتے ہیں۔ ان کی خیانت و بے حیائی سنگدلی اور بے انصافی اور دوسری بے شمار اخلاقی و فاسد کے گندے نالے جاری رہتے ہیں پھر ان پر طاغوتی بھوت سوار ہوتے ہیں۔ تو وہ بے بس اور کمزور قوموں کی آزادیاں سلب کرتے ہیں۔ خدا کے بے گناہ بندوں کا خون بہاتے ہیں۔ اقتدار کے لئے فساد، غلامی اور اخلاقی مفاسد کا دسیع جال پھیلاتے ہیں اور جب شیطانوں کے ساتھ اکراہ فی الدین شامل ہوجاتے ہیں۔ تو بندگان خدا کو اپنی اغراض کے لئے عقیدے سے محروم رکھنے کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ آپ کو افغانستان کے اندر اور باہر روسی مقاصد میں واضح طور پر نظر آئے گی۔ اگر ان تمام باتوں میں ایک بھی روسی مقاصد اور خلق و پرچم کے پروگرام میں نہیں تو پھر واقعی جہاد نہیں خانہ جنگی یا کوئی تنخواہ ہوگی؟

ببرک کارمل اور ڈاکٹر نجیب نے اپنے ہوس اقتدار کی خاطر سرخ بھیڑیوں کے ساتھ ملکر افغانستان اور اس کے مخلوق پر کیا مسلط نہ کیا۔ اسی صورت میں اسلام حکم دیتاہے کہ اٹھو اپنی خلاصی کے لئے اپنی آزادی کے لئے اور انسانیت کے بقا کے لئے ظالموں کے خون سے زمین سرخ کرو۔ اور ان کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مظلوم و مجبور مخلوق کو بچا لیں جو شیطان کی امت بن کر اولاد آدمؑ پر اخلاقی، رو حانی اور مادی تباہی کی مصیبتیں نازل کرتے ہیں۔ جہاد افغانستان دفاع پاکستان بلکہ دفاع اسلام ہے تاکہ اشرار دل پر اسلام کی قوت آشکارہ ہو جائے خلیج کا لطف بھول جائے اور عربوں اور دوسرے ممالک پر خلیج کے ذریعے ڈنڈا ماری کا ارادہ ترک کر دیں۔ ہم اسلام کے پیرو کار ہیں اور اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ ایسے انسان رحم کے مستحق نہیں بلکہ انسان کے لبادے میں درندے اور انسانیت کے حقیقی دشمن ہیں۔ جن کے ساتھ اصل ہمدردی یہی ہے کہ ان کے شر کو صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے۔

روس عالمی استعماریت، الحادیت کا سیلاب لانے والا۔ سرخ انقلاب میں بے گناہوں کے خون کی سرخ ندیاں بہانے والا، متعدد ریاستیں ہڑپ کرنیوالا، بخارا میں تاریخ انسانی کے ہولناک ترین ہولی کھیلنے والا۔ پاکستان کو ہڑپ کرنے کے منصوبے بنانے والا۔ خلیج تھیوری میں ملت اسلامیہ کو پریشان کرنے والا، درپردہ اسرائیل کا مدد کرنیوالے۔ یہودی نواز کیمونسٹ قوم روس جس کے تمام انقلابی رہنما یہودی تھے یہودی ہیں اور یہودی رہیں گے۔ افغانستان پر ہولناک خونریزی مسلط کرنے والا شیطان اور ان کے شیطانی حواری ببرک اور نجیب وغیرہ اسی شیطانی آقا کے نقش قدم پر گامزن ہے کہ خلاف ہمارا دینی۔ قومی، رو آیتی اور فطر ی اول و آخر فیصلہ یہی ہے کہ اس ابلیس کے پیرو کاروں کو زبردستی شیطانیت سے روکا جائے۔ کیونکہ اس کے سوا کوئی چارہ نہیں خدا کی مخلوق کو امن، آزادی اور حقوق کی خاطر ایسے شیطانوں اور ان کے حواریوں کے خلاف بندوق اٹھانے کا نام جہاد ہے روس کو کس نے ساتھ لایا؟ کون روسی ٹینکوں پر سوار اقتدار پر قابض ہوا؟ روس در ندگی میں کون برابر کے شریک رہا۔ روسی منصوبوں کو کس نے عملی جامہ پہنانے کی مذموم کوشش کی؟ انہی شیطانی حواریوں خلق اور پرچم ہی نے یہ سارے کارنامے کئے ہیں۔ اب انہی بدبختوں کو اپنے آقا و مربی نے چھوڑ دیا تو ہم کیا کریں ہمارا اعلان کردہ جہاد تو جاری رہے گا۔ ایسے لوگوں کے خلاف تلوار اٹھانے کو اور معاشرے کو ایسے ناسور سے پاک کرنے کا نام اسلامی اصطلاح میں "جہاد" بیان کیا گیا ہے۔ دنیائے اسلام انہیں جہاد سمجھتے ہیں۔ خواہ یہ چند لوگ انہیں کیا نام دیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ خارجی فوجی قوت کے بل بوتے اقتدار پر قابض ہو کر افغانستان کی خود مختاری اور آزادی کے سودا میں بری طرح ناکام ہونے کے بعد ڈاکٹر نجیب اور ان کے ملحدین ساتھیوں کو جو سخت مایوسی ہوئی ہے اور افغانستان سے سرخ گیدڑوں کی ذلت آمیز پسپائی کے بعد ان کے گھٹیا ارادوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ ڈاکٹر نجیب اور ان کے افغانی و پاکستانی دوستوں کے لئے یقیناً ناقابل برداشت بنا دیا ہوگا۔ بھر سر محاذ پر کفن بر دوش جیالے شاہین صفت افغان سپوتوں کی پیش قدمی سے کٹھ پتلی انتظامیہ کے ہوش و حواس اڑانے کے بعد بے چارے نجیب گروپ سے نارمل طرز عمل کی توقع ظاہر ہے کہ عبث ہے۔

عالم اسلام جہاد افغانستان کی صداقت و حقانیت پر متفق ہے جبکہ مٹھی بھر سرخ بھگوڑے جہاد کے مقدس نام کو خونریزی خانہ جنگی اور بغاوت کا نام دیتے ہیں۔ لیکن یہ ان شکست خوردہ بھگوڑوں کی خام خیالی ہے کہ یہ پروپیگنڈے جہاد افغانستان پر منفی اثر انداز ہونگے؟

اسلامی دلائل :

افغانوں پر مسلط کی گئی فساد و بدامنی دراصل طمع و ہوس بغض و عناد اور تعصب و تنگ   کی جنگ ہے۔ خلیج کی طمع استعماریت کے ہوس اور سپر پاور کے جنون نے انہیں ملک خور درندہ بنا دیا ہے۔ وہ افغانستان کے بعد پاکستان کو اپنے سامنے سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتے ہیں اور ان کو راہ سے ہٹانے کے درپے ہیں۔ اس افغان انتظامیہ اور اس کے حواریوں نے روس کا بھرپور ساتھ دیا۔ اسی حال میں اس درندے اور ان کے حواری

گیدڑوں کے لئے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اٹھو اور جابر کا سر کچل دو۔

اُذِنَ للذین یقتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر ہ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا اللہ (الحج ۲۰-۳۹)

"جن لوگوں سے جنگ کی جا رہی ہے انہیں لڑنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم ہوا ہے جو اپنے گھروں سے بے قصور نکالے گئے ہیں۔ ان کا قصور صرف یہ تھا کہ وہ کہتے کہ ہمارا رب اللہ ہے" جبکہ روس کا جھگڑا مسلمانوں سے صرف یہ ہے کہ وہ کیوں اللہ کو اپنا رب مانتے ہیں اور کمیونزم کو کیوں قبول نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے روس نے اپنے افغان حواریوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں پر مصیبتوں کے پہاڑ ڈھانے شروع کئے۔ تو انہیں مجبوراً اس خدائی حکم پر عمل کرنا پڑا ۔۔۔۔۔ کہ

وَما لکم لا تقاتلون فی سبیل اللہ .... من لدنک نصیراً ہ

(النساء ۷۵)

"تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب کہ ہمیں اسی بستی سے نکال جہاں کے لوگ ظالم اور جفاکار ہیں اور ہمارے خاص اپنی طرف سے ایک محافظ و مددگار مقرر کرنا" جہاد افغانستان کو خانہ جنگی قرار دینے والے ذرا سوچ تو لے۔

صحرائے ٹھیرے کی خشک و سوزاں ریتوں میں اسلام کے سپاہی جنگی تیاری کے لئے خندق کھودنے میں مصروف ہیں

افغانوں پر وحشت و بربریت میں روسیوں کے ہاتھ بٹانے والے اور بعض اوقات ان سے بھی سبقت لینے والے شیطان صفت حواری ان کے صف میں آتے ہیں کہ نہیں۔ اور اگر آتے ہیں تو پھر جہاد ہوتا ہے یا نہیں؟ خود کے لئے کی جانی والی ایسی جنگ جس میں ظالموں کی سرکوبی ہو اور مظلوموں کمزوروں اور بے بسوں کی اعانت ہو اسے اسلامی جہاد کہتے ہیں۔ خلق اور پرچم لیڈروں اور ان کے آقاؤں کے ظلم و جبر کے خلاف اٹھ کھڑے ہونیوالوں کو تو اسلام میں مجاہدین کا نام دیا گیا ہے خواہ یہ لوگ کچھ بھی نام دیں، کوئی پروا نہیں۔

مجاہدین روسی فوجی انخلاء کے بعد روسی فوج کے ان بغل بچہ حرامی بچوں (خلق اور پرچم) سے بھی لڑتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے کٹھ پتلی کابل حکومت کا تختہ الٹ جائے اور ان ناسوروں کو حکومت اور معاشرے سے نکال باہر کریں۔ یا خود ہی اپنی شیطانی کرتوتوں کا اعتراف کر کے توبہ گار ہو جائے اور تسلیم ہو جائے۔ ورنہ قرآنی حکم ہے کہ

قَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

"ان سے لڑتے جاؤ حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور

حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا

یہاں تک کہ دشمن ہتھیار ڈال دیں اور فساد کا نام و نشان اس طرح مٹ جائے کہ اس کے مقابلے پر جنگ کی ضرورت باقی نہ رہے"

اب ہمارے وہ پاکستانی نادان لوگ جو مجاہدین کے خلاف کمیونسٹوں کی حمایت پر کمربستہ ہیں۔ ذرا قرآنی احکامات پر غور کر لیں تو نتیجہ سامنے آتا ہے کہ روس سے جنگ کی جائے تو نجیب سے بھی جائز ہے، روس کے دوسرے نقارچیوں سے بھی جنگ جائز ہے اور اسی جنگ کا نام جہاد ہے۔ جہاد شیطان پر ہوتا ہے۔ اس کے دوست شیطان پر بھی ہوتا ہے۔ جہاد ظلم کے خلاف ہوتا ہے اور ظلم کا ساتھ دینے والوں سے بھی جہاد ہوتا ہے: دنیا میں جو جس قوم سے رابطہ اور تعلق رکھتا ہے۔ اس کے استعماریت میں برابر کے شریک ہوتا ہے تو بروز محشر یہی لوگ انہی قوم کے ساتھ اٹھیں گے۔ خلق اور پرچم لاکھ بار خود کو مسلمان تسلیم کرالیں لیکن

اخلاص سے توبہ نہ ہونے کی صورت میں بروز قیامت انشاء اللہ روسی قوم کے ساتھ ہی اٹھے گی اگرچہ یہ لوگ قیامت اور جنت و دوزخ کو محض خیالی تفکرات اور جاہلیت" گردانتے ہیں۔ روسیوں کے ساتھ ساتھ افغان کمیونسٹوں نے سب سے زیادہ ظلم و ستم مجاہدین پر ڈھائے ہیں۔ لیکن اس کے عزم و حوصلہ اور خدا پر غیر متزلزل ایمان نے انہیں استقامت کی راہ پر گامزن کیا جس میں قدم بقدم کامیابیاں ان کی قدم چومتی گئیں۔ اپنی جان و اموال اور اہل و عیال سب کچھ آزادی اور اسلام کے نام پر قربان کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

"وہ لشکری جو کہ اللہ کی راہ میں اپنی جانوں کو قربان کرتے ہیں وہ زندہ ہیں اور ان کی یہ زندگی اس صبر اور استقامت کا نتیجہ ہے جو کہ انہوں نے دنیا میں کیا۔"

آج جبکہ مجاہدین کامیابی کی چوٹی کو چھو رہے ہیں کمیونسٹ واویلا کر رہے ہیں۔ اپنی گزشتہ وحشت و بربریت کو پس پشت ڈال کر مجاہدین کی مسلسل کامیابیوں پر چیخ رہے ہیں سیخ پا ہو رہے ہیں اور یہ پروپیگنڈے کر رہے ہیں۔

حالانکہ قرآن حکیم میں سورہ البقرہ کی آیت نمبر ۱۹۱ میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ۔

اور تم قتل کرو خدا کے کلمے کو سربلند رکھنے کی خاطر ان کو جو کہ تم سے لڑتے ہیں۔ کیونکہ وہ کفار ہیں (اور ان کے ساتھی ہیں) تم ان کے قتل میں پیل مت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم اور متجاوز کو دوست نہیں سمجھتا۔"

اللہ تعالیٰ مجاہدین کو پھر یہ حکم بھی دیتا ہے کہ ظالموں اور ظالموں کے ساتھیوں۔ کافروں اور ان کے ساتھیوں کے خلاف اپنی قوت استعمال کریں۔ قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے کہ

وقتلوھم حیث ثقفتموھم و اخرجوھم من حیث
اخرجوکم والفتنۃ اشد من القتل ولا تقاتلوھم
عند المسجد الحرام حتی یقاتلوکم فیہ فان قاتلو
کم فاقتلوھم کذالک جزاء الکافرین

(سورۃ بقرہ ۱۹۱ آیت)

"اور تم انہیں قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ خواہ حرم میں ہو یا کہیں اور۔ اور انہیں نکال دو۔ جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تھا۔ (یعنی تمہیں انہوں نے مکہ سے نکالا تھا) اور شرک کا یہ فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے) ان کے ساتھ مسجد الحرام کے قریب مت لڑو جب تک یہ لڑائی میں پہل نہ کریں۔ اگر کبھی اس جگہ وہ تم سے لڑنے لگے تو پھر ان کو قتل کر دو یہی کافروں کی سزا ہے۔

مجاہدین نے روسی فوجوں کے بعد بھی الحادیت کے جڑیں کاٹنے تک اعلان جہاد کا اعادہ کر دیا ہے۔ یہ لوگ یہ اعتراض بھی کرتے رہتے ہیں کہ روسی فوجی انخلاء کے بعد لڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن مجاہدین انہیں جواب دیتے ہیں کہ ہماری بندوق ظلم کے خلاف اٹھے ہیں۔ اور جب تک الحاد اور جبر کا قانون افغانستان پر چلے گا یہ بندوقیں بھی نیچے نہیں اتریں گی۔ یہی امر اللہ تعالیٰ بھی دیتا ہے کہ

وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
اللہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظالمین (سورہ بقرہ ۱۹۳)

"اور جہاد کرو ان کے ساتھ جب تک فتنہ درمیان میں سے نہ اٹھ جائے۔ یعنی شرک نیست و نابود ہو جائے اور اللہ کا دین باقی کے ادیان پر فوقیت اور سربلندی حاصل کرے۔"

پھر اس کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ الجہاد ماضی الی یوم القیامت اور دوسری جگہ ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون۔

روس کے کٹھ پتلی۔ ان کے بغل بچے اور ان کے بھگوڑے حواریوں (خلق اور پرچم) کے خلاف جہاد واجب ہے کیونکہ قرآنی احکام ہے کہ

الذین آمنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا
یقاتلون فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطان
ان کید الشیطان کان ضعیفا

"جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں اور جو کافر و نافرمان ہیں۔ ظلم و سرکشی کی خاطر لڑتے ہیں۔ پس شیطان کے دوستوں سے لڑو کہ شیطان کی جنگ کا پہلو

کمزور ہے"۔

اسلام نے حق و باطل کے درمیان اسی طرح حد بندی کردی کہ جو لوگ ظلم اور سرکشی کے لئے جنگ کرتے ہیں وہ شیطان کے لوگ ہیں جو ظلم کے لئے نہیں بلکہ ظلم کو مٹانے کے لئے جنگ کرتے ہیں وہ راہ خدا کے مجاہدین ہیں۔ یہی وہ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جن کی فضیلت سے قرآن مقدس کے صفحے بھرے پڑے ہیں۔ احادیث میں جا بجا اس کا ذکر ہے اور اسلام میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔

کے ساتھیوں کا جنگی پہلو روزانہ کمزور ہوتے جا رہے ہیں یا نہیں؟ سوچئے اور جواب دیجئے۔

پس اگر روس متجاوز ہے تو ان کے حواری بڑے متجاوز ہے۔ روس کافر ہے تو ان کے ساتھی مرتدین ہیں۔ اگر مخالف جہاد طبقہ یہ اعتراض کریں کہ مجاہدین کو بھی امریکہ سے ایڈ ملتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف امریکہ ہی نہیں بلکہ کنیڈا۔ اسٹریلیا۔ برطانیہ اور فرانس کے علاوہ تمام اسلامی ممالک جس میں خصوصاً سعودی عرب، کویت، سوڈان، تیونس، انڈونیشیا

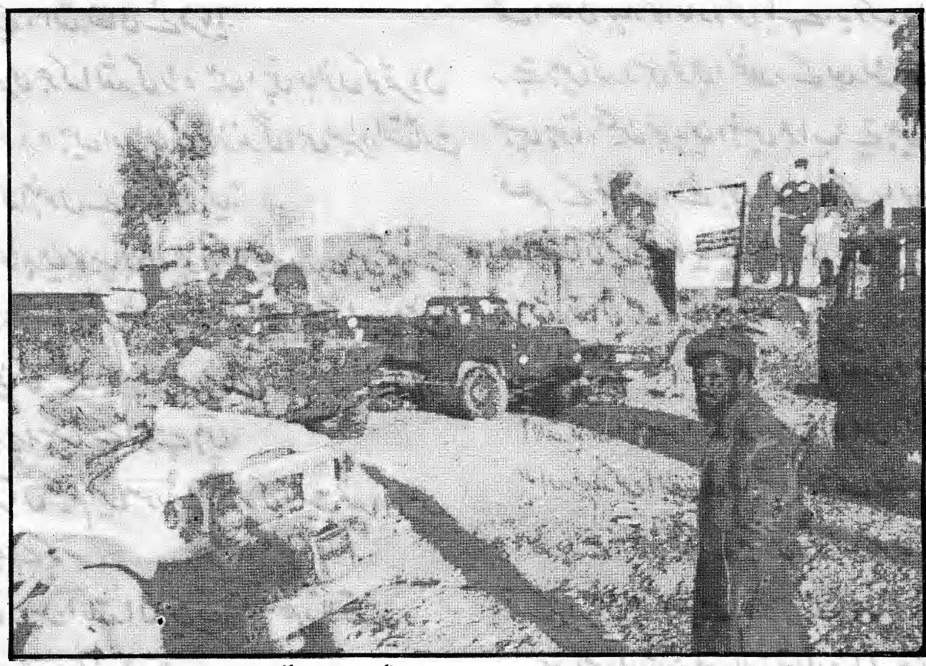

دشمن کے فوجیوں سے چھینا ہوا جنگی اسلحہ و تجہیزات

اہل پاکستان خود فیصلہ صادر فرمائے کہ روس اور اسرائیل جو حد سے تجاوز کر رہے ہیں۔ شیاطین ہے کہ نہیں۔ ان دونوں بلکہ ہر استعمار کا ساتھ دینے والے طمع و ہوس کی خاطر ملنے والے ان کے حواری اور شیاطین کے ساتھی ہیں یا نہیں ...؟

یہ جواب قارئین کرام ہی دے کہ آج افغانستان میں بڑے شیطان روس اور شیطان کے دوست نجیب انتظامیہ سے لڑنے، مجاہدین ہیں یا نہیں اور مجاہدین کا لڑنا جہاد ہے یا نہیں؟ اور قرآنی پیشین گوئی کہ "شیطان کے ساتھیوں سے لڑو کہ شیطان کی جنگی چال اور پہلو نہایت کمزور ہے"۔ کے مطابق افغانستان میں شیطان تو خود بھاگ گیا اور اب اس

ملائشیا اور ایران وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب مجاہدین کی امداد کرتے رہتے ہیں۔ اسلحہ تو سارا مجاہدین نے روسیوں سے غنیمت میں پکڑ لیا ہے۔ سوائے چند ایک جو امریکہ نے دیا ہے

اللہ تعالیٰ سورہ الصف کی آیت نمبر ۱۰ اور ۱۱ میں فرماتے ہیں

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا .... اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ

اے ایمان والو! کیا تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟ وہ تجارت یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہترین کام ہے۔ اگر تم جانو۔ لڑنے کی تعریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ لوگوں سے محبت کرتا ہے

اور جو اس راہ میں اس صف باندھے ہوئے جم کر لڑتے ہیں گویا وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

واقعی اس سیسہ پلائی ہوئی دیوار کو افغانستان میں روس نے زیادہ کوشش کے باوجود گرانے میں ناکام رہے اور یہ سرخ گیدڑ اللہ کے شیروں سے الجھنے میں بچارے ہار کر بھاگ گیا ایسے ہی مجاہدوں کی عظمت میں قرآن کریم فرماتا ہے کہ

اَجَعَلْتُمْ سِقَایَةَ الْحَاجِّ ..... وَاُولٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ (التوبہ ۱۹ - ۲۰)

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد الحرام کے آباد کرنے کو ان لوگوں کے کام کے برابر ٹھہرایا ہے جو اللہ کی اور یوم آخر پر ایمان لائے اور اللہ کی راہ میں لڑے؟ اللہ کے نزدیک یہ دونوں برابر نہیں اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو لوگ ایمان لائے جنہوں نے حق کی خاطر گھر بار چھوڑا اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے لڑے ان کا درجہ اللہ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے اور وہی لوگ ہیں جو حقیقت میں کامیاب ہیں"۔

اب قارئین ان قرآنی آیاتوں اور مسئلہ افغانستان کا غیر جانبدارانہ تجزیہ فرمائیے۔ اور پھر جہاد اور نہ جہاد کی بات کیجئے۔ جرائم پر پردہ پوشی اور ان کے جواز ڈھونڈنا انسانی ضمیر اور انسانیت کے لئے تباہی ہے خدارا سوچئے اور فیصلہ کیجئے کہ ضمیر و شر کی جنگ میں کس کا ساتھ دینا چاہیئے؟

افغان جہاد حقیقی اور اسلامی جہاد ہے ایک طرف بے بس و مظلوم اللہ تعالیٰ کے احکام کی روشنی میں لڑنے والے مجاہدین دوسری طرف بڑا سرخ شیطان اور شیطان کے حواری ہیں۔ اس جنگ کا نام معرکہ حق و باطل یعنی جہاد ہے وہ جہاد جس کے بارے میں قرآن عظیم الشان اور احادیث نبوی گواہی دیتے ہیں کہ

- اسکی ایک رات ہزار راتوں کی (منظور شدہ) عبادت سے بہتر ہے۔
- جس کے میدان میں کھڑا ہونا، گھر بیٹھ کر ۶۰ برس کی عبادت سے افضل ہے۔
- جس میں جاگنے والی آنکھ پہ دوزخ کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔
- جس کے راہ میں غبار آلود ہونیوالوں کو دوزخ کی آگ حرام کردی گئی ہے۔

اے اہل پاکستان آئیے! شہیدوں کی سرزمین افغانستان پہ تجزیہ کرنے کے لئے ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں ہم تکبیروں کے سہاروں پہ آپ کے استقبال کرتے ہیں۔ اور جو لوگ اس جہاد سے منہ موڑیں انہیں تنبیہہ کی گئی ہے۔

قُلْ اِنْ كَانَ .... اَلْفَاسِقِیْنَ ۵

"ان سے کہہ دو اگر تمہیں اپنے باپ بیٹے بھائی اور بیویاں رشتہ دار۔ اور وہ مال جو تم نے کمایا ہے اور وہ تجارت جس کی مندے پڑ جانے کا تمہیں ڈر لگا ہوا ہے۔ اور اگر گھر بار جنہیں تم پسند کرتے ہو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو بیٹھے انتظار کرتے رہو یہاں تک کہ خدا اپنا کام پورا کر دے۔ یقین رکھو کہ اللہ کبھی فاسقوں کو ہدایت نہیں بخشتا . . . "

جہاد ہر مسلمان مرد پر فرض ہے جب کوئی غیر قوم مسلمان مملکت پر حملہ آور ہو یا مسلمان مملکت میں کفر و الحاد کی سیلاب آجائے تو ہر مسلمان مرد پہ جہاد فرض ہو جاتا ہے اور جب جہاد کے لئے اذنِ عام ہو جائے اور جہاد نہ کیا جائے تو ایسی قوم پہ خدا کی ناراضگی ہوتی ہے اور وہ قوم مختلف قسم کی عذابوں میں مبتلا کر دی جاتی ہے۔ جب تک مسلمانوں میں جذبہ جہاد زندہ رہا۔ تو تمام قوموں پہ دبدبہ رہا کسی کو اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔

لیکن جب مسلم قوم میں سے جہاد مفقود ہوا تو اس کا دبدبہ تو کیا رہتا تنکے سے بھی ہلکی ہوگئی۔ نتیجتاً اسرائیل جیسے مٹھی بھر چھوٹی سی حکومت نے اس کو ایسا دبایا کہ یہ اٹھنے کے قابل بھی نہ رہے آج الحمد للہ افغان مجاہدین نے جذبہ جہاد ہی کے توسط سے دنیا کے ایک سپر پاور کو گیدڑ بنا کر بھگا دیا اور دوسرے استعماروں کو خوفزدہ کر دیا کہ اسلام کے سرفروش ہی سپر پاور ہے اب مجاہدین ان غداران اسلام وطن سے کس طرح گٹھ جوڑ کریں۔ جنہوں نے افغان قوم کے ساتھ غداری کی اور مسلمانوں کا خون بہاتے

رہے. اور آج جبکہ مجاہدین ان سے ۱۳ لاکھ شہداء کے خون کا حساب مانگتے ہیں. تو ان کے پاکستانی حواری تڑپ اٹھتے ہیں.

سیاسی دلائل

جہاد کے نام سے یہی الرجک حضرات اکثر جہاد کے حامی لوگوں کو کہتے ہیں کہ خود جہاد کیوں نہیں کرتے تو بات دراصل یہ ہے کہ یہ پاکستانی مسلمان جہاد پسند نمود و نمائش والے نہیں کہ ریاکاری کرتے پھریں. ہزاروں انصار اس جہاد میں حصہ لے رہے ہیں. سینکڑوں شہید ہو چکے ہیں. پھر مجاہدین اکثر ان پاکستانیوں کو جو جذبہ جہاد سے سرشار آتے ہیں. میدان کارزار میں دوڑ نہیں جانے دیتے. مجاہدین انصاروں کو بڑے اصرار سے منا لیتے ہیں کہ سخت مقام پر نہ جائے. میدان کارزار میں مجاہدین کے بقول ابھی ان کے ضرورت نہیں مجاہدین اکثر ان انصار مجاہدین کو تاکید کرتے ہیں کہ آپ لوگ پاکستان میں ہماری پشت مضبوط کیجئے. ہمیں آپ کی ضرورت پاکستان میں ہے ادھر نہیں. پاکستانی کیمونسٹ تو جانتے ہیں کہ پاکستانی بھی اس جہاد میں قلمی اور لسانی حصہ لے رہے ہیں ما شآء اللّٰہ اندر بھی سرگرم ہے اگر مجاہدین پکاریں کہ آؤ انصار بھائیو ہم تھک چکے ہیں. اب آپکی ضرورت تو خدا کی قسم شہیدوں کی سرزمین پر انصار جوق در جوق افغانستان کے اندر میدانِ جہاد میں ہوں گے.

آخر میں ہم صرف اتنا کہیں گے کہ جو لوگ افغان جہاد کی مخالفت کرتے ہیں اور جواب روسی انخلاءً کے بعد اس جاری جہاد کو" خانہ جنگی،" قرار دیتے ہیں. ان کی خدمت میں عرض ہے کہ قرآن و سنت تو ۱۳ لاکھ شہیدوں کے قاتل، ۵ لاکھ معذوروں کے ذمہ دار، ڈیڑھ لاکھ بے گناہ قیدیوں کو کئی برسوں سے غائب کرنے والے، ۵۰ لاکھ افراد کو ہجرت پر مجبور کرنے والے اور آباد افغانستان کو ویران کرنے والے کو متجاوز کہتا ہے اور اس کے خلاف جہاد اعلان کرتا ہے ہم تو قرآن و سنت کے پیرو کار ہے. اور اس کے مطابق چلے گا. آخر میں اتنا اور عرض کریں گے کہ امریکہ اگر کوئی ظلم کرے تو یہ لوگ انہیں گناہ قرار دیتے ہیں اور ٹھیک بھی ہے. لیکن جب روس اس جیسی بلکہ اس سے سنگین بربریت کریں تو یہ لوگ انہیں غریبوں کی فلاح اور عین انسانیت کی "خدمت" قرار دیتے ہیں. لیکن حیرت

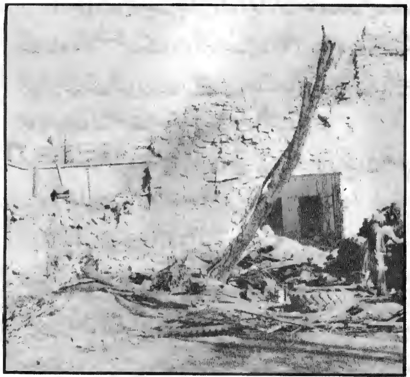

طورخم میں کسٹم ہاؤس کی بلڈنگ جو پچھلے مہینے کو سکڈ میزائل کا نشانہ بن گئے ہیں.

ہے کہ غریب کے ہر نظام میں بے چارہ غریب کیوں مرتا ہے؟ اگر امریکیوں کے خلاف جنگ جہاد ہے تو پھر روس اور اس کے ساتھیوں کے خلاف جنگ جہاد کیوں نہیں ہو سکتا؟

مجاہدین کے لڑنے سے یہ لوگ تشویش زدہ کیوں ہیں کیا یہ لوگ پاکستان میں امریکی مداخلت برداشت ہیں. فوجی مداخلت تو درکنار سیاسی مداخلت پر بھی تڑپ اٹھتے تو پھر خدارا انصاف کیجئے افغانستان میں ابھی تک روسی فوج موجود تھی اور اب ان کے حرامی "بچے" موجود ہیں. اسی صورت میں مجاہدین کیوں روسی غلامی میں زندگی بسر کریں؟

حالانکہ یہ لوگ خود پاکستان کی آزادی میں دوسری "آزادی" بھی چاہتے ہیں. جہاد کی مخالفت کرنے والے پاکستانی حضرات کسی مسلمان حاکم کے دور میں" بابڑہ" کے چند مقتولوں کو بھلا نہیں سکتے. تو کیا افغان اپنے لاکھوں بھائیوں کا خون بھول جائیں گے.

چہ بوالعجبی است

مستقبل کا افغانستان

اور . . . . . . آخر کار روس نے اپنی نو سالہ ہٹ دھرمی کے بعد مجاہدین کو اصل فریق اور قوت تسلیم کر ہی لیا مذاکرات کا آغاز کیا اور افغانستان سے بوریا بستر لپیٹ کر بھاگنے میں عافیت جانی۔ کیونکہ وہ مزید تباہی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اب جبکہ جہاد افغانستان تاریخ کے نازک دوراہے پر کھڑا ہے۔ حسب سابق مشرق و مغرب کی استعمار نے گٹھ جوڑ کر کے افغانستان میں سیاسی شرارتیں تیز کر دی ہیں۔ اب انشاء اللہ نجیب کٹھ پتلی انتظامیہ ختم ہونے والی ہے اور مستقبل کے حکمران (مجاہدین) کابل پر دم لینے والے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ کابل کی آئندہ حکومت انشاء اللہ خالص اسلامی ہوگی۔ تو ان سے روس سمیت مغرب بھی خوفزدہ ہیں۔ تاکہ اس خطے میں دوسرا ایران نہ بن جائے۔ اور دنیا بھر کے اسلامی تحریکوں کے احیاء کا سبب نہ بنے۔

روس کو خدشہ ہے کہ اسلامی انقلاب کی یہ لہر دریائے آمو پار کر جائیں گے جبکہ دوسری طرف بھارت اور مغرب کو تشویش ہے کہ عالم اسلام کی تحاریک کو افغانستان سے مضبوط بنا کر مغرب کی مفادات کے خلاف رخ نہ کریں۔ ساری باطلی دنیا کو خطرہ ہے کہ افغانستان کی اسلامی انقلابی حکومت باطل کو نظریاتی چیلنج نہ بن جائے۔ اسی خدشوں، وسوسوں اور مغالطوں کے پیش نظر امریکہ، برطانیہ اور بھارت نے روس کے ہاں میں ہاں ملائی کہ افغانستان میں اسلامی حکومت نہیں ہونی چاہیئے لیکن حیرت ہے کہ مجاہدین نے کبھی یہ نہیں کہا کہ بھارت میں گاندھی خاندان کی حکومت نہیں ہونی چاہیئے۔ کبھی یہ نہیں تبایا کہ برطانیہ میں شہنشاہیت ختم ہونا چاہیئے اور کبھی یہ خدشہ ظاہر نہیں کیا کہ امریکہ میں یہ حکومت اور یہ نظام ٹھیک ہے۔ یا ٹھیک نہیں،

قولِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

و— حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی بدلیوں سے محفوظ نہیں ہے۔

و— حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے ہم نے کہا کس کے لئے فرمایا اللہ کے لئے اس کے رسول کے لئے اس کی کتاب کے لئے مسلمانوں کے آئمہ اور عام لوگوں کے لئے

و— حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ہم نے نماز قائم کرنے زکواۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی

و— حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا رسول کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم تین ہو دو آدمی تیسرے سے الگ ہو کر آپس میں سرگوشی نہ کریں یہاں تک کہ تم لوگوں میں مل جاؤ کیونکہ تیسرے آدمی کو یہ بات غم میں ڈال دے گی

و— حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عمرؓ نبی کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہا جبریلؑ ہمیشہ مجھ کو ہمسایے کے متعلق وصیت کرتے رہتے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ آپؑ اس کو وارث بنا دیں گے

ڈیالکٹیک

یا جدلیاتی نظام

عبداللہ گل ریان

ڈیالکٹیک کا پہلا اصل

یہ اصل تبدیلی اور تغیر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور مارکیسسٹ اس اصل کی بنا پر کہتے ہیں کہ کوئی بھی چیز سالم اور بغیر تغیر کے نہیں ہے. بلکہ تمام چیزیں کامل کی طرف حرکت کرتی رہتی ہیں. یعنی کوئی بھی چیز دو گھڑی ایک حال میں نہیں رہ سکتی. وہ کہتے ہیں کہ دنیا ایک لہر کی مانند ہے. جس میں ہم دو بار نہیں نہا سکتے. کیونکہ پانی کے ذرے چلتے ہیں. جس پانی میں ہم نے نہایا ہو تو دوسری گھڑی وہاں وہ نہیں ہوتا. یہ اصل اتنا اہمیت رکھتا ہے کہ مادہ، علم، افکار، دین اخلاق اور تمام طبعی اور معاشرے اس اصل کے تابع ہیں. اس کے قاعدے اور اصل در حقیقت کوئی مطلق حقیقی وجود نہیں رکھتا. جو کچھ بھی نمک میں آتا ہے وہ نسبتی ہے. ممکن ہے کہ آج سچ اور کل جھوٹ ہو. لیکن ایک چیز مکمل ہے. جو کبھی تبدیلی اور تغیر میں نہیں آتی بلکہ ہمیشہ تمام چیزوں کو متغیر کرتی ہے.

مارکیسسٹ جو علمی تقوی نہیں رکھتے. اور دیگر فلاسفروں کے نظریات اور افکار کو جدلیاتی نظام کی رو سے بھی غلط بیان کرتے ہیں. وہ کہتے ہیں کہ مارکیسزم ان چیزوں کے خلاف ہیں جو مکمل اور ساکن ہو. کیونکہ وہ تبدیلی اور تغیر پر یقین رکھتے. لیکن ان کی یہ بات اس جھوٹ ہے کہ کوئی فلسفہ مادہ میں سکون نہیں پاتا. یہ مادی حرکت بہت سے فلسفوں، ادبی اور عرفانی آثار میں دیکھی جاتی ہے.

مارکیسوں کے ساتھ تبدیلی اور تغیر کے بارے میں نظرے کا کوئی اختلاف تغیر اور تحول کی عمومیت میں ہے. ہور پالسٹ فلاسفر تبدیلی اور تغیر کے قائل ہیں. لیکن یہ تمام فکری، اخلاقی اور فلسفی اصولوں میں نہیں جس کی تشریح کرنا عقل کا کام نہیں. اور یا اگر میں یہ کہوں کہ میں اپنی جسم کے ساتھ موجود بھی ہوں اور معدوم بھی.

یہ بات مشکل ہے. اور کوئی بھی ایسے سچ تصور نہیں کر سکتا اور نہ کوئی یہ فکر کر سکتا ہے کہ یہ اصل متغیر ہو جائے گا. میری یہ باتیں ایک وقت میں سچ تصور کی جائے گی. اگر ہم مادے کے سوا تمام چیزیں متحرک اور متغیر تصور کر لیں. تو یہ ڈیالکٹیک کے اصولوں کے منافی بھی نہ ہوگی. اور تغیر کا اصل بھی تبدیل ہوگا. باقی تمام چیزیں اپنی حالت میں رہیں گی. کیونکہ تغیر نے ان کو متحرک کیا ہوگا. اور وہ مکمل ہونگے لیکن یہ بات ان کے بھی ماننے کے قابل نہیں. کیونکہ ایسی صورت میں ڈیالکٹیک یا جدلیاتی نظام اپنی موت آپ مر جائے گی.

اور اگر ہم یہ کہیں کہ جدلیاتی نظام کے عمومی اصولوں کے مدعی ایک ایسی مطلق اور نہ بدلنے والی دنیا میں بیٹھے ہیں. اور ہمارے لئے وہاں سے یہ قوانین صرف ہمارے لئے حتمی تصور کرتے ہیں. اور یہ لوگ ان کی زد میں نہیں آتے. تو پھر اس کے لئے دلائل ہونے چاہیئے.

اور اگر وہ لوگ حقیقتاً یہ دعوی کر لیں کہ ڈیالکٹیک

اس جدلیاتی اصول سے مستثنیٰ ہے تو پھر ان کو کہنا چاہیئے کہ کئی اور بھی ان سے مستثنیٰ ہوں گے تاکہ اخلاقی اصول اور معنوی تبدیلی ان سے نکل جائے۔ ورنہ پھر یہ تاثر لیا جائے گا کہ ڈیالکٹیک اصول اس قانون سے اعلیٰ ہیں اور باقی تمام ان کے تابع ہیں۔ ایسی حالت میں ڈیالکٹیک اور دیگر فلسفیانہ افکار ہماری ذہنوں کی پیداوار ہیں اور ذہنیں بھی مادی اور تغیر کے ماننے والے ہیں۔

یہ تو مارکسسٹوں کی بات ہے کہ تفکرات اور انسانی ادراک بھی مکمل نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی خارجی اشیاء کی حرکت میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ ادراک ذہن میں خارجی واقفیت کی عکاسی کرتا ہے اور اگر یہ ذہن میں بھی حرکت نہیں کرتا۔ اور پھر اس نے جو واقفیت باہر سے حاصل کی ہے۔ درست نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جو حقیقت ادراک کے ذریعے ذہن پیدا کرتا ہے۔ ایسا نہیں کہ وہ ساکن اور جامد ہو۔ بلکہ وہ خارجی دنیا سے ذہن کی مکمل حقیقت ہوگی اور . . . .

اس بات سے ہمارا بھی اختلاف نہیں کہ انسانی شناخت اور ادراک باہر کی دنیا کا عکس ہے لیکن یہ اس معنی پر نہیں کہ تفکرات کا یہ واحد منشا خارجی واقفیت سے تعلق رکھتا ہے اور نہ اس طور کہ ادراک بھی باہر کی واقفیت پر تبدیل ہوتا ہے یہ متحرک اور متحول طبیعت اپنے آپ میں ثابت قدم اور ٹھوس قوانین رکھتے ہیں۔ اور اس بات سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ یہاں تک کہ مارکسسٹ بھی جدلیاتی قوانین درست تصور کرتے ہیں۔

دوسری طرف علم اور ادراک باہر کی واقعی دنیا کی تمام خاصیتیں منعکس نہیں کرسکتی۔ صرف خارجی چیزوں کے مفہوم اور ماہیت ذہن کو نقل کرتے ہیں۔ دوسری اصطلاح میں ذہن خارجی وجود کو اپنی طرف نہیں کھینچ سکتا۔ بلکہ ماہیت ان کو ذہنی قالب میں پہنچاتا ہے۔ مثلاً ایک آدمی کو پہچانتا ہے اس کی فعالیت کو بھی جانتا ہے۔ اور اس کی تصویر بھی ذہن میں لاسکتا ہے۔ لیکن یہ واقفیت خاصیت نہیں رکھتی۔ اور نہ یہ واقفیت نفع یا نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ اسی حوالے ہمارا ادراک ہر ایک مرحلہ میں مکمل ہے جو ایک دوسرے کے واقع ہونے پر ذہن میں حرکت پیدا کرتا ہے۔ اور اس کا پتہ لگاتے ہیں۔ مثلاً ہم نطفہ کو جانتے ہیں۔ بچے کو جانتے ہیں اور پھر آدمی کو جانتے ہیں۔ لیکن اس طرح نہیں کہ ہماری

ثمر خیل کے قریب دشمن کی تباہ شدہ فوجی چوکی

فکر نطفے سے آدمی تک تبدیل ہوکر مکمل ہوجائے۔ بلکہ اس الگ الگ معلومات پر انسان کے متعلق پورے معلومات حاصل ہوجاتے ہیں۔ اگر ہماری فکر مکمل حرکت کرلے تو پھر ابتدائی معلومات اوروں کے حاصل کرنے کے بعد بھول ہوجاتے۔ حال یہ ہے اگر ہم اس عنصر کو سمجھ جائیں اور اس کی خاصیت کو ظاہر کریں۔ کہ الفا، بتیا اور گاما کے شعلوں میں ایک ہلکا عنصر راڈیوم تبدیل ہوجائے۔ اور پھر اور شعلوں میں بدل جائے تو آیا ہماری معلومات بھی بدل جائے گی ؟ نہیں۔ بلکہ ہماری معلومات اس کے ساتھ مرحلہ دار بڑھ جائے گی۔ نہ یہ کہ وہ کمال کی طرف جارہا تھا۔ جو پہلا مرحلہ چھوڑ دے اور دوسرا شروع کرلے۔ ہماری معلومات یورنیم راڈیوم اور جست کے بارے میں الگ الگ پیدا ہوگی اور یہ ذہن میں ترتیب پائے گی۔ اور پورے معلومات ذہنی حافظہ میں محفوظ رہیں گے۔

مارکسسٹ فکر اور ادراک کی محرک خارجی عوامل [illegible] کو ٹھہراتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ذہنی تحول کو حتمی تصور کرتے ہیں۔ مارکسسٹ کہتے ہیں کہ جو کچھ انسانی شعور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ
يَّهۡدِىۡ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضۡوَانَهٗ
سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخۡرِجُهُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِهٖ وَيَهۡدِيۡهِمۡ اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ○

اے باشندگان زمین پروردگار عالم کی طرف سے تمہیں وہ نور اور کتاب آچکی ہے جس کے ذریعے سے خدا اس قوم کو جو منشاء ایزدی سے متابعت کرتی ہے قیام فی الارض اور سلامتی پر لے جائے گا۔ انہیں اپنے فضل و کرم سے جہالت اور ناعاقبت اندیشی کی ظلمتوں سے نکال کر علم اور حفظ نفس کے نور کی طرف لائے گا اور انہیں اس نعمت عظمیٰ کے سیدھے رستے پر ڈال دیگا

سرورق تصویر:

نمبر (۱) فوجی ڈویژن تمرخیل کی تسخیر کے بعد ایک غیور مجاہد دشمن طیاروں کا اندازہ لگا رہا ہے

اور فکر محسوس کرتا ہے۔ یہ افراد کا بننا نہیں۔ بلکہ یہ معاشرتی زندگی کی وہی کچھ ہے جو اصل معنوں میں ذہنی زندگی کو وضع کرتا ہے۔ مارکسسٹ خارجہ عوامل میں انفرادی طور، جس کا مطلب ابہام وتفہیم کے وسائل ہوتے ہیں۔ اہم واقعہ تصور کرتے ہیں۔ جو آدمی کو فکر کے مرحلے تک پہنچاتے ہیں۔ کہ ایک چیز کی فکر خارجی محرک کے توسط سے پیدا ہوتی ہے جب تک یہ وسائل محرک کے زیر عنوان پیدا نہیں ہوجاتے کبھی بھی انسان کو فکر نہیں دے گی۔

شالن کہتا ہے کہ فکر روح سے پہلے زبان اور لغت کی پیدائش سے پیدا ہوتی ہے۔ اور لغت کے توسط سے کام کرتا ہے۔ لیکن ایک چیز کہ یہ بات درست نہیں۔ انسانی ذہن کے انکار جو کچھ بھی ہو۔ ممکن نہیں جو لغت کے بغیر پیدا ہو۔ لغت فکر کے لئے عینی شاہد ہے۔ یہ باتیں مارکسسوں کی ہیں جو فکر کو خارجی محرک ثابت کرتے ہیں۔ پھر جب خارجہ عوامل فکر کو پیدا کرتا ہے تو لازمی طور پر ان کی تغیر فکر کو بھی تبدیل کرے گا۔ لیکن حقیقت میں مارکسسوں کی بات شروع ہی سے غلط ہے۔ اس لئے کہ فکر صرف خارجہ ماحول کی انعکاس نہیں۔ بلکہ فکر ذہن کی اپنی فعالیت ہے۔ ملاملاتی مباحثے تفکرات کی تغیر اور تبدیل کے ذرائع ہیں۔ اسی وجہ سے ہم پہلے سوچتے ہیں اور پھر اس کے اظہار کے لئے موزوں الفاظ تلاش کرتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم موضوع پر سوچتے ہیں اور باتیں کرتے ہیں۔ اسی طرح منطق اور ریاضی کے تمام اصول ہوتے ہیں نہ یہ کہ ماموں کے روضاع کے ساتھ ان میں تبدیلی آتی ہے۔

لیکن انسان خود اس قابل ہوتا ہے کہ ماحول کے تقاضوں کے مطابق اپنی فکر کو منظم کریں۔ نہ یہ کہ ملک گیر نا انصافیاں ان میں تبدیلی لائے۔

مارکسس کہتا ہے کہ فکر ذاتی تحول رکھتا ہے اور دلائل یہ دیتے ہیں کہ انسانی معاشرہ پہلی حالت سے آج تک اس فکری انکشاف کے مرحلے کو پہنچا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انسانوں کا فکری ارتقاء ایک جیسا نہیں اور اگر یہ پوری حرکت کا نتیجہ ہوتا تو پھر عام انسانوں کے فکری سطح ایک راز ہوتی۔

ہم دیکھتے ہیں لیکن یہ فکر کا اپنا داخلی حرکت اور تحول مکمل نہیں بلکہ یہ حقائق کی کشف اور غلطیوں کا کم کرنا ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ بعض قومیں تجربے کرتی ہیں اور بعض سائیکل کی سواری کو انتہا تصور کرتے رہیں۔

مارکسس اس ضمن میں کہتا ہے۔ علوم کی مکمل حرکت فکر کی جدلیاتی حرکت کی معنی ہے۔ کیونکہ فکر وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مکمل ہوتی ہے۔ فکری تاریخ وہی قوانین کے ساتھ ربط رکھتی ہے جو حرکت میں ہوتا ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ہر علم کی حقیقت ابتداً میں ایک سادہ فرلیضہ ہوتی ہے۔ یہی فرلیضہ پہلے گزرنے والے لوگوں کے سیکھنے کی کرن تھی۔ پھر دانشوروں کے تجربہ، تجزیہ اور تحقیق کے مراحل سے گزرتی ہے۔ تجربے کی صورت میں اس فرلیضے پر اطمینان بڑھ جاتا ہے۔ شکوک یقین میں بدل جاتے ہیں پھر وہی فرلیضہ بالآخر قانون کی شکل اختیار کرتا ہے۔ تجربے کے دقیق وسائل حقائق اچھی طرح پرکھتے ہیں۔ نہ کہ یہ حرکت میں فکر کو پیدا کرتا ہے۔

جراثیم کے زندہ اجسام کے بارے میں پاستور کا نظریہ تصور کے نذر ہوگیا۔ لیکن بعد میں گہرے مشاہدات کے ضمن میں عملی وسائل کے توسط مقبولیت حاصل کی اور ایک قانونی شکل اختیار کی۔

زمین کی جاذبیت کا نظریہ سب سے پہلے نیوٹن نے سیب کے گرنے سے اخذ کیا یہ قوت جس نے سیب کو زمین پر گرادیا تو وہ کیوں نہ چاند اور کرہ میں توازن برقرار نہیں رکھے گی۔ یہی نظریہ بعد میں تجربات کی بناء پر جاذبیت کے عمومی قانون کے طور پر مانا گیا۔

اس طرح بیسیوں نظریے اپنی سادہ حالت سے دوسرے مرحلے کو پہنچے ہیں۔ جو نہ خارجہ حقیقت نے اسے مکمل کیا ہے اور نہ ہماری مکمل فکر کا نتیجہ ہے۔ بلکہ صرف ہماری علمی تصدیق ان میں امتیاز پیدا کرتا ہے۔

بہت ہی ممکن ہے کہ نظریے سچے نہ ہوں۔ اور دوسرے مرحلے میں یہی سچائیاں غلط ثابت ہوتی ہوں۔ اور پھر اس کی جگہ دوسرا نظریہ پیدا ہوتا ہے۔ لیکن دونوں صورتوں میں جدلیاتی حرکت نہیں ہوتی۔ بہرحال فکر ادراک نہ محیط پیدائش ہے اور نہ مادی

دنیا کی طرح تبدیل ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ اپنی جگہ مستقل اور سالم ہوتا ہے۔ لیکن مارکسس جو حقیقت کو نکمل تصور کرتا ہے۔ شعور اور فکر کی حرکت کے قائل ہے۔ اس کے لئے وہ دو باتیں کرتا ہے

ا۔ ٹھوس حقیقت کی نفی کرنا۔ کیونکہ یہ لوگ تمام حقائق متحول تصور کرتے ہیں۔ تو اسی صورت میں، مطلق حقیقت سے تصور کرتے ہیں۔ تو ان لوگوں کے لئے آسان ہوگا کہ تمام غیر مادی حقائق سے انکار کریں۔

۲۔ مطلق خطا کی نفی کرنا۔ کیونکہ یہ لوگ جدلیاتی نظام کی گزشتہ غلطیوں کو نہیں مانتے بلکہ ان کو حقیقت مانتے ہیں۔

لیکن یہ چیزیں نہیں۔ حقیقت ہمیشہ حقیقت ہی رہتی ہے۔ اور خطا ہمیشہ خطا دوسری بات یہ ہے کہ مارکسسٹوں نے دو مسئلوں کو یکجا کیا ہے یہ لوگ ذہنی حقیقت اور ذہن سے نکلی ہوئی حقیقت ایک تصور کرتے ہیں۔ لیکن ہم ذہن سے نکلے ہوئے مادے کی بہ نسبت حقیقت پر بھروسہ کرتے ہیں۔ لیکن اس بات کا یہ مطلب نہیں۔ مثلاً ذہنی حقیقت محرک بھی ہو تو ہم اسے تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ذہنی دنیا متحرک ہے، پھر بھی ایک مستقل حقیقت موجود ہے جو مطلق اور حرکت کے چوکاٹھ میں نہیں۔ یہاں ہم اور نظریہ رکھنے والے علیحدہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ (نظریہ رکھنے والے) کہتے ہیں کہ واقعیت صرف ذہن میں موجود حقیقت سے مشتق ہے۔ ان کے خیال میں اگر ذہنی حقیقت تبدیل اور متحرک ہو تو ذہن کے باہر بھی سالم اور نہ بدلی ہوئی حقیقت ہوگی۔

اگر ہم ذہن اور ان کے باہر امتیاز کو اچھی طرح پر رکھیں اور باہر کی مستقل واقعیت کے وجود پر بھروسہ رکھیں۔ تو پھر ہم اس قابل ہو سکتے ہیں کہ مطلق حقیقت کو باہر سے قبول کریں۔ حتیٰ کہ مطلق ذہنی حقیقت کے قابل نہ ہو جائیں۔

دشمن کے تسلیم شدہ فوجی ملی اسلامی محاذ کے دفتر کے باہر اسلامی کارڈوں کے حصول کے لئے انتظار میں بیٹھے ہیں

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہماری یہ کوشش ہوگی کہ کابل کو فتح کرتے وقت قتل عام اور لوٹ مار کا بازار گرم نہ ہو

ملی اسلامی محاذ کے ایک نڈر کمانڈر

مطیع اللہ صافی کے ساتھ انٹرویو

مطیع اللہ صافی کونڑ کے صوبہ درہ پیچ کے (۲۰۰) مسلح مجاہدوں کا کمانڈر ہے جس کے مراکز صوبہ کونڑ کے مختلف علاقوں میں جگہ جگہ واقع ہیں۔ اب حال ہی میں جہاد کے گرم محاذوں سے

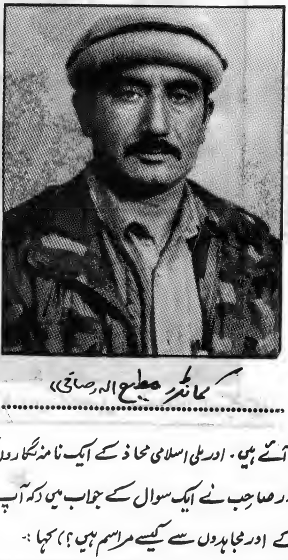

«کمانڈر مطیع اللہ صافی»

پشاور کو آئے ہیں۔ اور ملی اسلامی محاذ کے ایک نامہ نگاروں کو انٹرویو دیا۔ کمانڈر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں (کہ آپ لوگوں کا علاقے کے اور مجاہدوں سے کیسے مراسم ہیں؟) کہا:-

ہم کونڑ کے تمام کمانڈروں کے ساتھ وحدت رکھتے ہیں اور ایک ساتھ جہاد کرتے ہیں۔ علاقے میں ہم نے ایک منظم شوریٰ کو تشکیل دیا ہے جس میں علاقے کے تمام مجاہدین شریک ہیں۔ اور ہم تمام اس شوریٰ کے اصولوں اور فیصلوں کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

محترم مطیع اللہ صافی نے ایک اور سوال کے جواب میں کہ خیوہ ہیڈکوارٹر کو کس طرح فتح کیا گیا؟ تو انہوں نے کہا۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کر چکا ہوں کہ مجاہدین نے ایک شوریٰ تشکیل دی ہے۔ جس کے فیصلے کے مطابق ہم کارروائی کرتے ہیں ہماری شوریٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہمیں صوبے میں آزادی حاصل کرنے کے بعد آرام سے نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ بلکہ آگے جانا چاہیئے یعنی جلال آباد کی طرف مزید پیش قدمی ہونی چاہیئے۔ ان اصولوں کے پیش نظر ہم نے ہیڈکوارٹر خیوہ کے چوکیوں اور پوزیشنوں کو تقسیم کر رکھا ہے اور ان کی فوجی اہمیت کے حامل مرکزوں کو مدنظر رکھا۔

اپریشن صبح کے ساڑھے ۶ بجے شروع ہوا اور فوجی اہمیت کے حامل مرکزوں کو نرغے میں لیا۔ اسی طرح ہیڈکوارٹر کو جانے والا راستہ کھلا رہا۔ تمام مجاہدین ہیڈکوارٹر میں گھس گئے۔ تقریباً ساڑھے تین بجے تمام ہیڈکوارٹر کو فتح کر لیا گیا۔

محترم مطیع اللہ صافی نے ایک دوسرے سوال کے جواب میں کہ اس کارروائی میں مجاہدوں اور سرکاری فوجوں کا کتنا مالی اور جانی نقصان ہوا؟ کہا۔

ہم نے اس کارروائی میں ساٹھ سے زیادہ مسلح فوجی آفیسر اور سپاہی زندہ پکڑ لئے اور کئی اوروں کو مزاحمت کے دوران ختم کر دیا۔ اس کے علاوہ ہلکی اور بھاری اسلحہ اور بکتر بند گاڑیوں پر قبضہ کر لیا۔ اسی طرح چار کمانڈوز بھاگنے میں کامیاب ہو گئے تباہ شدہ ٹینک اور بکتر بند گاڑیوں کا کوئی اندازہ نہ لگا تو تقریباً ۷۰ مجاہدین اس معرکہ میں زخمی ہو گئے اور ۴۰ نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ہ

محترم مطیع اللہ صافی اس سوال کے جواب میں (کہ اس کارروائی میں ملی اسلامی محاذ کے کون سے کمانڈروں نے حصّہ لیا) کہا

جن کمانڈروں نے ہمارے ساتھ اس کارروائی میں حصّہ لیا۔ ان میں انور امین، ولید مجروح، ظاہر شاہ، گل محمد، پاچا، ارباب شیر علی، ہاشم خان، غلام رسول، حاجی جلال، ملک نور جلال اور حاجی رحیم کے نام شامل ہیں۔

کمانڈر صافی سے پوچھا گیا کہ اس نازک اور حساس وقت میں افغانستان کے آئندہ حکومت کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے تو انہوں نے کہا میرا اپنا خیال یہ ہے کہ ایک لویہ جرگہ تشکیل دیا جائے جس میں تمام قوم کے نمائندے شامل ہوں تاکہ لوگوں کی خواہش کے مطابق ایک اسلامی حکومت قائم ہو سکے۔

کابل کے فتح کرنے کے بارے میں آپ کیا خیال ہے؟ اس سوال کے جواب میں کمانڈر مطیع اللہ صافی نے کہا

اس ضمن میں ابھی تک ہم نے کوئی پروگرام نہیں بنایا ہے اور نہ کسی کے ساتھ کوئی رابطہ قائم کیا گیا ہے کیونکہ کابل صوبہ کونڑ سے کافی دور ہے ہمارا پہلا کام جلال آباد کو فتح کرنا ہے اس کے بعد کابل کا پروگرام بنائیں گے۔ ہمیں چاہیئے کہ کابل پر قبضہ کرنے کے لئے جامع منصوبہ بنائیں۔ کیونکہ یہ افغانستان کا مرکز ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ یہاں بے گناہ شہریوں کا خون بہہ جائے اور لوٹ مار کا بازار گرم رہے اور شہر ویران رہے کوئی ایسی صورت نکال لینی چاہیئے کہ بغیر خون خرابے کے سرکاری فوجیں تسلیم ہو جائیں اس سلسلے میں میرا نظریہ یہ ہے کہ کابل شہر کے اردگرد محاصرے کو سخت کیا جائے اور شہر کو جانے والے تمام راستوں کو مسدود کیا جائے حتیٰ کہ رجیم کی فوجیں اور کمیونسٹ عناصر کو مجبور کیا جائے کہ وہ تسلیم ہو جائیں۔ اگر ہمارے اس منصوبے پر عمل کیا گیا تو کابل کے شہری حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے اور کابل رجیم کو ایک اور شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔

محترم مطیع اللہ صافی نے آخری سوال کے جواب میں (کہ آپ کا اپنے مجاہد اور مہاجر بھائیوں کے لئے کیا پیغام ہے؟) کہا

میرا پیغام افغانستان کے تمام مسلمان بھائیوں کے لئے چاہے وہ افغانستان میں ہوں یا باہر۔ ہم سب ایک ہی ملک کے رہنے والے ہیں۔ اگر ہمارے صفوں میں مکمل طور پر اتحاد قائم ہوتا اور گذشتہ دس سالوں میں صرف ایک پارٹی بنائی ہوتی یا باہمی اتحاد کے ساتھ مشترکہ کام کیا ہوتا تو آج ایسی صورت حال کا سامنا نہ ہوتا۔

اب میں تمام ہم وطنوں کو اور خصوصاً ان بھائیوں کو جو افغانستان سے باہر رہتے ہیں یہ کہتا ہوں کہ وہ آئیں اور مجاہدوں کے ساتھ مقدس جہاد میں حصّہ لیں اور مکمل اتحاد کے ساتھ ساتھ جارح روسیوں اور ان کی کٹھ پتلیوں کے خلاف جہاد کریں اور وہ لوگ جو مسلح جہاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اپنے بس کے مطابق مجاہدوں کی مدد کریں۔ اس لئے کہ افغانستان صرف ہمارا نہیں ان کا بھی ہے۔

افضل الجہاد

كلمة الحق عند سلطان جابر

تحریر: الحاج قاضی میرزا خان (دلیلی)

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ

حضرت شیخ احمدؒ ایک بلند پایہ شخصیت تھے۔ جن کا معاشرے میں کافی مقبولیت تھی۔ بعض لوگ ان سے حسد کرتے اور ہمیشہ جہانگیر کے دربار میں ان کی شکایت کرتے۔ آخر کار شہنشاہ جہانگیر نے حضرت شیخ احمدؒ کو اپنے دربار میں بلایا۔ جب حضرت مجدد الف ثانی دربار جہانگیری میں حاضر ہوئے تو نہ بادشاہ کو سلام کیا اور نہ تعظیم کا کوئی سجدہ بجالائے۔ جہانگیر اس پر بہت مشتعل ہوا اور حضرتؒ کو گوالیار کے قلعے میں نظر بند کر کے ان کے گھر کو تاراج کیا۔ بعد میں جب شہنشاہ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ تو شیخؒ کی رہائی کا فیصلہ صادر کیا۔ شیخ نے اپنی رہائی کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پیش کی۔

۱۔ سجدۂ تعظیم کو فوراً بند کیا جائے۔

۲۔ ہندوستان میں جتنی مسجدوں کو شہید کر دیا گیا ہے ان کو دوبارہ تعمیر کیا جائے۔

۳۔ تمام علاقوں میں قاضیوں کی تقرری کی جائے۔ اس طرح فیصلے شرعی قوانین کی روشنی میں کئے جائیں۔

۴۔ بادشاہ اپنے ہاتھ سے گائے کو ذبح کرے۔ اور اس کا رواج عام کرے۔

۵۔ غیر مسلموں سے جزیہ لینا لازمی قرار دیا جائے۔

۶۔ باطل رسم و رواج کو قطعی طور پر منسوخ کیا جائے۔

۷۔ تمام ان قیدیوں کو رہا کیا جائے۔ جن کو شرعی احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے۔

بادشاہ نے ان تمام شرائط کو مان لیا اور اس طرح حضرت شیخؒ جیل سے نکل آئے۔

اس طرح کے کم سن بچوں کو جبری بھرتی خود کابل انتظامیہ کی کمزوری کی روشن علامت و آئینہ دار ہیں

ہر مسلمان جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور مسلمانوں کی خدمت کرنے میں کوئی تکلیف اٹھائے۔ اور مخالفین کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنے تو آخر کار دنیا اور آخرت میں کامیابی و کامرانی ان کے حصے میں آتی ہے۔ آج کل جہانگیر کے خوشامدی درباریوں کا کوئی نام و نشان تک نہیں۔ لیکن حضرت مجدد الف ثانیؒ کا نام تاریخ میں زندہ ہے اور مسلمان ان کے نام پر فخر کرتے رہیں گے۔ آج ہندوستان میں ان ہی کی برکت سے لاکھوں مسجدیں اور دینی مدارس

آباد ہیں اور کروڑوں مسلمان الحمدللہ آباد ہیں. جن سے بت پرست خوف زدہ ہیں.

حضرت شاہ ولی اللہؒ

حضرت شاہ ولی اللہؒ نے جب دہلی کے امیروں کا ظلم دیکھا تو بغیر کسی خوف کے انہیں مخاطب کر کے کہا.

" میں امیروں کو کہتا ہوں کہ تم خدا سے نہیں ڈرتے. اور دنیا کے فانی لذتوں میں ڈوبے ہوئے ہو. اپنی رعایا کو چھوڑ گئے ہو. جو آپس میں الجھ گئے ہیں. برسر عام شراب نوشی کی جاتی ہے تم لوگ کچھ نہیں کہتے. شراب نوشی اور قمار بازی کے اڈے بنائے گئے ہیں. لیکن تم لوگ ان کا سد باب نہیں کرتے عرصہ دراز سے اس وسیع ملک میں اسلامی اور شرعی حدوں کو نافذ نہیں کیا گیا ہے. جو کمزور ہے ان کا محاسبہ تو کیا جاتا ہے مگر طاقتوروں کو اس سے بری الزمہ قرار دیا جاتا ہے. اچھے کھانوں کا مزہ، عورتوں کے ناز، اچھے کپڑوں اور حسین محلوں کی لطف میں ڈوبے ہوئے ہو. اور خدا کو بھول گئے ہو.

حضرت شاہ ولیؒ کا علم اور تقویٰ عالمی شہرت رکھتا ہے جس نے اسلام اور مسلمانوں کے لئے بہت کچھ کیا ہے. اللہ تعالیٰ ان کی یہ خدمات اپنے دربار میں قبول فرمائیں.

بدیع الزمان

بدیع الزمان ترکیہ کے ایک بہت بڑے عالم تھے. جو ۱۲۹۳ھ تک زندہ تھے ایک دفعہ سردار مصطفیٰ پاشا کے پاس گئے. جو بہت بڑا ظالم تھا. سردار نے آپ سے آنے کی وجہ دریافت کی بدیع الزمان نے بغیر کسی خوف کے جواب دیا " تمہیں ہدایت دینے آیا ہوں. حق کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو. ورنہ تمہارا کام تمام کر دوں گا.

پاشا غصے سے آگ بگولا ہو گیا. جب بدیع الزمان کے ہاتھ میں تلوار دیکھی تو کہنے لگا. تو کیا تم مجھے اس کند تلوار سے مارنا چاہتے ہو؟ بدیع الزمان نے جواب دیا اگر تلوار تیز نہیں تو میرے ہاتھ بھی تمہیں کاٹ سکتے ہیں. پاشاہ نے نہایت ہی غصے سے کہا کہ اس جزیرے میں میرے ساتھ بہت سے علماء رہتے ہیں. اگر انہوں نے آپکی بات مانی تو میں بھی مانوں گا. اگر نہیں تو پھر تمہیں فرات کے دریا میں پھینک دوں گا.

مصطفیٰ پاشا نے تمام علماء کو اکٹھا کیا. بحث و مباحثہ شروع ہوا. اور آخر کار میدان بدیع الزمان نے جیتا. پاشا نے جب بدیع الزمان کا علم اور بصیرت دیکھی تو تائب ہو کر ان کے تابع ہو گئے.

بدیع الزمان اور محکمہ

ترکیہ میں بدیع الزمان نے محمدی اتحاد کے نام ایک جماعت بنائی. تاکہ اسلامی شریعت کو جاری کر سکے، ۱۹۰۹ء مخالفوں نے اس کو اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کیا. ۹ افراد کو قتل کی سزا سنائی گئی. محکمہ کے رئیس خورشید پاشا نے بدیع الزمان کو مخاطب کر کے کہا. آیا آپ بھی اسلام کا نفاذ چاہتے ہیں. آپ نے جواب دیا. میں سب کچھ شریعت کے ترازو پر تولتا ہوں اور اس موٹر کے انتظار میں ہوں. جو مجھے آخرت کی طرف لے جائے اور میں نہایت پیار کے ساتھ ان کے ساتھ جاؤں گا. اگر تمہیں کوئی نقصان ہو تو ہمیں سزا دو. حکومت استبداد کے وقت عقل کی دشمن اور اب زندگی کی دشمن ہے. اگر حکومت کا یہ طور طریقہ باقی رہے تو پھر پاگل پن زندہ باد. موت زندہ باد اور ظالموں کے لئے جہنم زندہ باد.

دوسرے دن بدیع الزمان کا بیان شائع ہوا. ہزاروں لوگوں نے محکمے کی عمارت کا محاصرہ کیا. اور حکومت کے خلاف تحریکیں چلائیں. جس کے نتیجے میں یہ مرد مجاہد شخصیت جیل سے رہا ہوا.

بدیع الزمان اور روسی جنرل

پہلی عالمی جنگ کے دوران بدیع الزمانؒ اپنی مرضی سے فوج میں شامل ہوئے وہ دن کے وقت جہاد میں معروف ہوتے اور رات کو قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے. آخر کار وہ روسی فوج کے ہاتھوں گرفتار ہوئے. ایک دن روسی کمانڈر کیمپ کو آیا. تمام قیدی احترام کے طور پر کھڑے ہو گئے لیکن

بدیع الزمان اپنی جگہ پر بیٹھے تھے۔ روسی کمانڈر نے ان کو مخاطب کر کے کہا۔ شاید مجھے پہچانا نہیں۔ آپ نے جواباً عرض کیا نہیں میں نے تمہیں پہچانا ہے کہ تم روسی کمانڈر نکولس ہو۔ کمانڈر نے کہا۔ اگر آپ نے یہ کام قصداً کیا ہے۔ تو پھر تم نے روسی عظمت کی توہین کی ہے۔

بدیع الزمان نے کہا یہ بات نہیں۔ بلکہ قسم خدا کی جس پر میں نے ایمان لایا ہے۔ ان کا یہ فیصلہ ہے کہ ایمان والے سب سے بہتر ہیں۔ اسی وجہ سے میں کھڑا نہیں ہوا۔ اس حرکت کی بناء پر بدیع الزمان کو فوجی عدالت نے موت کی سزا کا حکم سنایا۔ جب تختہ دار کو لے جا رہا ہے تھا۔ تو اسی وقت یہ کمانڈر آیا اور کہا۔

میں آپ کے مذہب کا احترام کرتا ہوں۔ جس نے آپ کو مستغنی بنایا اس بات کے ساتھ بدیع الزمان کی جان بخشی کی گئی۔

بدیع الزمان اور عدالت

جب بدیع الزمان کا رسالہ "نور" مختلف علاقوں میں شائع ہوا۔ تو مصطفیٰ کمال کو اپنے لادین معاشرے کی تشکیل کے سلسلے میں پہلی رکاوٹ ثابت ہوئی۔ بدیع الزمان کو اسپارٹا) جلاوطن کر دیا۔ لیکن پھر بھی (نور) رسالہ شائع ہوتا رہا۔ اس کے بعد مصطفیٰ کمال نے ان کے ۱۲۰ شاگردوں کو آٹھ سال جیل کے بعد اسکی شہر کے جیلخانہ کو منتقل کر دیا۔ (میں نے خود ان دو شہروں کو ۱۳۶۶ھ کو دیکھا)

وہاں پر اس کو خفیہ تنظیم بنانے اور حکومت کا تختہ الٹنے کی پاداش میں گرفتار کر لیا گیا۔ بدیع الزمان نے عدالت میں کہا۔

محترم حاکمو! تم لوگوں نے اس لئے مجھے یہاں پر لایا کہ میں رجعت پسندوں اور دین کے سبب امن عامہ کو نقصان پہنچاتا ہوں۔ میری عرض یہ ہے کہ آیا ایک ہی کام کرنے کے امکان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست ہے۔ جو حتمی واقع بھی ہوا ہے۔

لہٰذا ان کو سزا دینے کا فیصلہ بھی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ماچس سے ایک گھر کے جلنے کا امکان ہوتا ہے۔ لیکن اس امکان کی بناء پر جرم کے ارتکاب کا فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ اسی وجہ سے تعلیم اور تدریس بھی ہر قسم کا اثر رکھتی ہے۔ جس سے میرا

تحصیل شینوار غازی آباد زرعی فارم میں دشمن کی تباہ شدہ اموال

مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔ اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ ان تحقیقات کی روشنی میں یہ ثابت ہوا کہ بدیع الزمان کا کوئی جرم نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی ان کو گیارہ ماہ جیل میں بند کر دیا۔ اس کے بعد مصطفیٰ کمال نے اپنی پارلیمنٹ سے خفیہ گفتگو کی کہ بدیع الزمان کو تنظیم بنانے کے الزام میں گرفتار کیا جائے۔ بدیع الزمان نے کمسون کو کہا۔

ہم ایک گروہ ہیں۔ جس میں کروڑوں افراد شامل ہیں۔ ہم روزانہ اپنے اس عہد کی تجدید کرتے ہیں۔ اور وفاداری کا اعلان کرتے ہیں۔ تو تم لوگ (نور) کا رسالہ کیسے بند کر سکتے ہو۔ جو قرآن مجید حقائق بیان کرتا ہے۔ اور قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے عرش عظیم سے مربوط کیا ہے۔ یہ کونسا احمق ہوگا؛ جو ان کے ساتھ تصادم پر اتر آئے گا۔ جو عرش عظیم کے ساتھ مربوط ہو۔

تم لوگ اپنے آپ کو لادینی جمہوریت کے علمبردار تصور کرتے ہو۔ اور ہر قسم کے بداخلاقی اور لوٹ مار کو فکر کی آزادی کی بناء پر عام کرتے ہو۔ اور خدا پر قسم قسم کے افترا اور جھوٹ باندھتے ہو۔ لیکن اگر کوئی قرآن مجید کی حقیقی تفسیر کو بیان کرتا ہے۔ پھر واویلا کرتے ہو کہ یہ ایک خفیہ سازش

ہے اور یہ ملک اور ملت کے لئے نقصان دہ ہے۔

اے دین کو دنیا پر بیچنے والو! اور اے صریح کفر میں ڈوبو! تم لوگ جو کچھ بھی کرتے ہو کرو مگر میں اسلام کی ایک معمولی حقیقت سے بھی روگردانی نہیں کروں گا۔ چاہے میرا سر قلم ہو جائے اور میں شہید ہو جاؤں"

عدالت نے ان کو جلاوطن کر دیا۔ آخر کار صوبہ افیون میں امیر باغ کے علاقے میں اپنی زندگی کی طویل جدوجہد کے بعد ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ میں جلاوطنی کے عالم میں فوت ہوئے۔ آپ نے بیس سالہ قید اور جلاوطنی کی زندگی گزاری۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

دنیا میں ہمیشہ نیکی اور بدی کے درمیان مقابلہ جاری ہے جو آدمی نیک ہو خدا اور ان کے نیک بندوں کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھتا ہو۔ ہمیشہ نیک کام کرتا ہو نہ کسی کو نقصان پہنچاتا ہو نہ جارح ہو اور نہ کسی جارحوں کو پسند کرتا ہو، حلال کھاتا ہو اور عبادت کو اخلاص کے ساتھ کرتا ہو۔ نہ شہرت کی آرزو مند ہو اور نہ ظالموں کے ظلم کا حمایتی ہو۔ بس صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے بندوں کی خدمت کرنا ان کی آرزو ہو۔ جو آدمی بدبخت ہو۔ خدا اور اس کے رسولؐ کے ساتھ دشمنی رکھتا ہو۔ مسلمانوں سے نفرت اور کفاروں سے محبت رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ان کے لئے بوجھ ہو۔ فسق اور فساد کے کاموں میں خوش ہو۔ متقی لوگوں کا مذاق اڑاتا ہو۔ اور نماز نہیں پڑھتا ہو۔ اب سب کو یہ فکر کرنی چاہیئے کہ ان دو فرقوں میں کونسا فرقہ اچھا ہے۔ اور اس کا انجام امید افزا ہے اور کونسا فرقہ شرمندہ اور اس کا انجام خراب ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ پرہیزگار مسلمانوں کا فرقہ نیک اور امید افزا ہے اور فاسقوں اور ظالموں کے گروہ کا انجام اور عاقبت نہایت ہی خراب ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ دنیا کی یہ چند دن کی زندگی ہوا کی مانند گزرتی ہے۔ یوم حساب آنے والا ہے۔ خدا کو کوئی دھوکہ نہیں دے سکتا۔ جزاءِ عمل کا حق ہے۔ وہاں پھر جھوٹ نہیں چلے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو یہ توفیق دے کہ راہِ حق پر گامزن رہیں اور نیک کام کریں۔ اور برے کاموں سے اپنے آپ کو بچائیں اور پورے اخلاص کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ سرانجام دیں۔ اور مسلمانوں کی خدمت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو حاصل کریں۔ دنیا کے کفاروں اور ملحدوں کے زیر اثر نہ آئیں۔ اپنے مبارک دین اسلام اور پیارے ملک افغانستان کی حقیقی معنوں میں خدمت کریں۔

ومن اللّٰہ التوفیق۔

تحصیل شینوار میں واقع نمبر (۲) زرعی فارم کا ایک گوشہ جو گذشتہ دنوں شدید لڑائی کے بعد مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہوا

سچی ہمت

برقی

انسانی صفتوں میں سے ہمت ایک خاص صفت ہے جو انسان کو ترقی کی جانب گامزن کردیتی ہے پہلے زمانے کے مسلمان جو سید الانبیاءؐ کی روحانی تعلیم سے مستفید تھے. عصر حاضر کے باہمت مسلمانوں کے لئے ایک سنجیدہ مثال کی حیثیت رکھتے ہیں.

جب اسلام کے جذبہ نے حب الایمان لوگوں کے دلوں میں اہم جگہ اختیار کرلی تو دنیا کے گوشے گوشے میں مسلم عوام کی مقبولیت زور پکڑ گئی. مخالفین دین کے پاس دوسرے چارہ کار نہیں تھا. اس لئے اسلامی پردے کے اندر روپوش ہوگئے. ایک طرف تو اسلام دشمن عناصر مجاہدین سے آملے، جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب رسول اکرمؐ اس دہر فانی سے رحلت فرمائی. ان منافقوں کی حقیقت واضح ہوگئی. اور ان کے مذموم مقاصد جو طرح طرح کی سازشوں سے عبارت تھے. نشاندہی ہوئی یہ اسلام دشمن عناصر تین فرقوں پر مشتمل تھے.

ایک فرقہ وہ منافقین کا تھا جو اسلامی عظمت و قوت کی خوف و ہراس کی وجہ سے اسلام سے وابستہ تھے. لیکن دلی طور پر اسلامی حاکمیت و اسلامی عظمت کے مخالف تھے. دوسرا فرقہ وہ لوگ تھے جو اسلام سے وابستہ تھے لیکن زکواۃ دینے سے جو اسلامی نظام حیات کی اہم رکن ہے. یکسر منکر ہوگئے. تیسرا فرقہ منافقین تشکیل دے رہے تھے جو اپنی کمزوری اور کم طاقت کی رو سے اپنے دشمن کا مقابلہ برملا نہیں کرسکتے تھے.

جب سرور کائنات حضرت محمدؐ وفات پائی. ان سب اسلام دشمن فرقوں نے وقت سے فائدہ اٹھاکر اپنی شیطانی سرگرمیوں کو تیز تر کردیا. اس طرح سازشیں بروئے کار لائی گئیں. جن کی مدد سے مسلم عوام کو اپنے عظیم و حقیقی کامیابی سے محروم کردیا گیا اتحاد اسلامی کو صدمہ پہنچایا گیا. اور ان کی متحدہ قوت کو کمزور بنایا گیا.

لیکن یہ تمام دشمنان دین اس حقیقت سے بے خبر تھے کہ محسن انسانیت حضرت محمدؐ نے اس طرح شخصیتوں اور ہستیوں کو دینی و سیاسی تعلیم سے نوازا ہے. جو تقوی و ایمانداری کے علاوہ مستقبل میں اُمت مسلمہ کے لئے مشعل راہ کی حیثیت سے کام دے سکتے ہیں. اور اپنے اسلامی انقلاب کی سیاسی، سماجی اور فوجی پہلوں کا دفاع اچھے طریقوں سے کرسکتے ہیں.

ذیلاً ان بلند ہمت و سچی شخصیتوں میں سے ایک بلند ہمت شخصیت کا تعارف بطور نمونہ پیش کیا جاتا ہے. ایک روایت میں بخاری نے نقل کیا ہے کہ عمرؓ نے کہا. جس وقت کچھ عرب فرقوں نے اسلام سے دوبارہ سرکشی اختیار کی تو مہاجرین اردگرد جمع ہوئے. میں بھی ان مہاجروں میں شامل تھا. میں نے کہا لوگوں کو نماز پڑھنے کی تلقین کرو اور ان کو زکواۃ دینے پر مجبور نہ کیا جائے. اگر ان کے دلوں میں دین و ایمان کا جذبہ جانشین ہوا. زکواۃ دینے کے سلسلے میں ذرہ بھر کسر نہیں اٹھائیں گے. صدیق اکبرؓ نے کہا کہ قسم ہے اس ذات پر جس کی قدرت سے کوئی شے باہر نہیں. اگر میں مصیبت میں بھی مبتلا ہو جاؤں. تب بھی میرے لئے اچھا ہے. لیکن جس معاملے پر نبی آخر زمان نے جہاد کیا ہے. ہم کو اس بارے میں خاموشی کا حق حاصل نہیں ہے.

اس لئے خلیفہ اوّل صدیق اکبرؓ اپنے جہاد کو اس وقت تک جاری رکھا جب اسلام دشمن فرقوں نے اسلام کی طرف رجوع کیا. حضرت عمرؓ فرماتے ہیں. قسم ہے اس ذات پر جس کے ہاتھوں میں میری موت و زندگی ہے کہ حضرت صدیقؓ اکبر کا وہ دن.

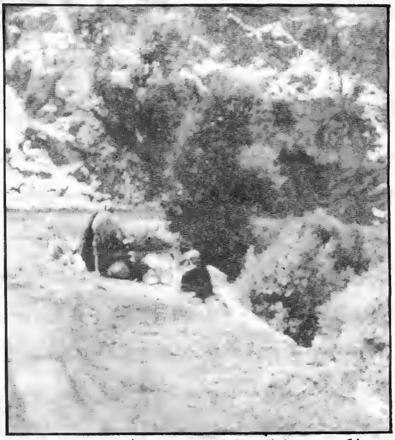

افغانستان سے مسلمانوں کا سلسلہ ہجرت آج بھی جاری ہے

اس بیان سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ فہم و تدبیر کے مالک تھے. علم و شجاعت کے بدولت امت مسلمہ کی رہنمائی کرتے تھے اور سبھی عوامی مسائل کو اسلامی احکام کی روشنی میں حل و فیصلہ کیا کرتے تھے. مشتبہ مباحث کو علمأ رد کرتے تھے. سولیت کے راہ میں کسی کی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے.

حضرت صدیق نے ارشاد نبوی کے مطابق کہ جہاد قیامت کے دن تک جاری رہے گا. عملاً ثابت کر دیا۔ انہوں نے جہاد کو جاری رکھا. اور روئے زمین پر قرآن و سنت کی حاکمیت کو استقرار بخشا مسلمانوں کی اجتماعی حیثیت و عزت کو بحال کیا اور مسلمانوں کو فساد و طرح طرح کی سازشوں سے نجات دلائی.

صدیق اکبرؓ کے تقوی و ایمانداری نے خود ہی ان پر بہت گہرا اثر ڈالا اور ان کو مجبور کر دیا کہ مشن رسول مقبولؐ پر گامزن ہو جائیں اور مسلمانوں کو یقین دہانی کرائی کہ جہاد کرنا، یا دوسرے اسلامی احکام کی بجا آوری صرف کائنات کی منشا، نہیں. بلکہ یہ سبھی مسلمانوں کا اسلامی فریضہ ہے کہ ان کو بجا لائیں. نیز صدیق اکبرؓ نے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا کہ اسلام میں عبادت مال و جسم سے عبارت ہے. اگر ایک مسلمان فریضہ جہاد ادا کرتا ہے اور مالی عبادت کو بجالانے کی راہ میں کوئی تامل کرتا ہے. تو پھر اسی صورت میں ان کے ساتھ لڑنا جائیز ہے ہم کو چاہیئے کہ سب احکام الہیٰ کو عملی طور پر اپنائیں.

ابتدائی دور کے مسلمانوں نے مہنگی قربانی دی. اور انہوں نے یہ قربانی صرف، صرف اسلامی احکام کی بالادستی و حاکمیت کی وجہ سے دی، جس کے نتیجے میں اسلام کی روشنی دنیا کے ہر حصے میں پھیلی افغان مجاہدین نے ان تمامتر قربانیوں سے سبق سیکھ کر آج کے دور کے ایک عظیم، ملحد و طاقت کو دندان شکن جواب دیا. جب روس کی کمیونسٹ حکومت ہوس ملک گیری کے بل بوتے پر آزاد و خود مختار افغانستان پر براہ راست حملے کا ارتکاب کیا تو بہت پر امید تھے کہ جلد اس بے دفاع و مظلوم ملک پر قبضہ جمالیں گے. اس مزموم مقصد کے حصول کے لئے گزشتہ دس سالوں کے دوران ملک کے تمامتر حصّے. بے گناہ بچوں. بوڑھوں، جوانوں مردوں و عورتوں کے خون سے رنگے ہیں. لیکن افغان مجاہدین نے یہ سارے مصائیت و تکالیف برداشت کر کے اس راستے کی جدوجہد کرتے ہیں. جو سرور کائنات اور خلفائے راشدین نے اپنائے تھے. افغان مجاہدین نے پندرہ لاکھ شہیدوں کے بدلہ میں سرخ سامراج کو بھاگنے پر مجبور کر دیا. لیکن ان کا جہاد آخری مقصد کے حصول تک جاری رہے گا. دلیر مجاہدین تاریخ کے مستقیم راستے پر گامزن ہیں. اللہ کی اعانت و تعاون ان کے ساتھ ہے.

دس سالہ اندھیری رات کا سورج عنقریب طلوع ہونے والا ہے.

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے مومنوں. اگر آپ مجاہدین دین کی مدد کریں. اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ مدد کرے گا. آپ کو ثابت قدم گردانتے رہیں گے. آخر میں اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتا ہوں کہ افغان مجاہدین کو حقیقت کی کامیابی سے ہمکنار کریں اور افغان سرزمین کے خود مختیار حکومت قائم ہو اور اس دھرتی پر اسلامی مملکت کا جھنڈا لہرائے.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاتلوا المشرکین بأموالکم وانفسکم والسنتکم

سہ ماہی

محاذ

سال سوم شمارہ اول فروری، مارچ، اپریل ۱۹۸۹ء

اس شمارے میں

- ثور انقلاب کی آخری ہچکی ——— (اداریہ)
- میں مطمئن نہیں کہ انجنیئر احمد شاہ کی حکومت مستقبل میں افغانستان کے لئے کام کرے
- ملی اسلامی محاذ اپنے بنیادی اصولوں کی رو سے کسی کے ساتھ سازش نہیں کرے گا
- عالمی برادری افغانستان کی عبوری حکومت کو افغان عوام کی حقیقی نمائندہ حکومت تسلیم کرے۔
- برسرپیکار مجاہدوں کے نام
- افغانستان میں بہت جلد آزادی کی شمع روشن ہوگی۔
- جہاد۔ قرآن مجید کی نظر میں
- فتح کی منزل
- جہاد یا خانہ جنگی
- ڈیالکٹیک یا جدلیاتی نظام
- انٹرویو
- افضل الجہاد کلمة الحق عند سلطان جابر
- سچی ہمت
- سید جمال الدین افغانی رح
- افغانوں کی فتح
- اسلامی دنیا کا عظیم علمبردار سید جمال الدین افغانی رح

پتہ:
کلچرل کمیٹی
محاذ ملی اسلامی افغانستان
کبابیان - پشاور

بدل اشتراک:
سالانہ: ۸۰
ششماہی: ۴۰
فی پرچہ: ۸

بیرونی ممالک:
۳۰ ڈالر
سالانہ

سیّد جمال الدّین افغانی

علّامہ کی اکیانوے برسی کے موقع پر

سلام مشاھد

سید جمال الدین افغانی ۱۲۵۴ھ مطابق ۱۸۳۸ء افغانستان کے مشرقی حصّے میں جغسرائے کی بلند و بالا پہاڑوں کی حامل سرسبز و شاداب وادی میں سادات کے ایک ممتاز گھرانے میں متولد ہوئے اس گھرانے کے سب افراد کو افغان عوام قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن علامہ افغانی اس گھرانے کی واحد شخصیّت ہیں جو نہ صرف افغانستان کے مسلمان عوام ان کو اپنے عظیم مفکر و دانشور کی حیثیت سے پہچانتے ہیں بلکہ آپ کا شمار ان برگزیدہ ہستیوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی خدا داد صلاحیتوں کی بدولت تاریخ اسلام پر گہرے نقوش چھوڑے ہیں۔ سیّد افغانیؒ نے روئے زمین پر ایسی حالت میں قدم رکھا جب مغربی سامراج طاقت کے نشے میں مست و خنداں ہے اور عالم اسلام خانہ جنگی، فکری انتشار اور عدم اتحاد جیسی کمزوریوں کا شکار تھی یہی وجہ تھی کہ دنیائے اسلام کے غافل عوام ان کے اوچھے ہتھکنڈوں سے یکسر بے خبر تھے جو مستقبل میں مسلمانوں کو تباہی و بربادی کی طرف لا رہے تھے۔ مسلمانوں کی قومی و دینی شعور بیدار نہ تھا۔ قومی اتحاد، اخوت، ہم آہنگی اور ہمدردی کی علامات مفقود تھیں۔ قومی، نسلی و لسانی فسادات کا دائرہ وسیع تر ہو گیا تھا۔ مسلمان اپنے سیاسی، معاشی و معاشرتی حقوق کا احساس تک بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کسی کو بھی مغربی سامراج کے ان خطرات کی فکر لاحق نہیں تھی۔ لیکن یہی افغانیؒ دنیائے اسلام میں یگانہ شخصیت تھا جس نے اپنے علم و بصیرت کی مدد سے اسلام دشمن طاقتوں کے گھناؤنے عزائم کو خاک میں ملا دیا۔ اور کو نقوش بر آب کر دیا۔

انہوں نے امت مسلمہ کی بیداری اور اتحاد کی غرض سے اپنی مہم کے طویل سلسلہ کا آغاز کر دیا۔ ہندوستان، ترکی، مصر، عربستان، ایران، روس، خلیج فارس اور مشرق میانہ پہنچ کر ان ملکوں میں مسلمانوں کو دینی و سیاسی اور قومی اتحاد کے ساتھ ساتھ جذبہ حریت کا سبق بھی دیا۔ برصغیر کے مسلمانوں کو اتحاد، ہم آہنگی اور ترقی کا پیغام دیا۔ عربستان میں عالم اسلام کے اتحاد کی خاطر اپنے عملی جد و جہد کا آغاز کر دیا۔ مصر میں دینی و سیاسی شعور بیدار کر کے تاریخ اسلام میں نیا سنہری باب رقم کیا۔ افغان سرزمین کو خانہ جنگی، اندرونی خلفشار سے بچا لیا۔ ترکیہ میں خلافت کو حقیقی طور پر نافذ العمل کر دیا۔

علامہ افغانیؒ نے اپنی تمام تر جد و جہد کے بعد مصر میں قومی صحافت کی بنیاد رکھی۔ اگرچہ علامہؒ صحافت کے سلسلے میں کوئی خاص مہارت و تجربہ نہیں رکھتے تھے لیکن پھر بھی اپنی قابلیت و فہم کی بدولت دنیائے اسلام کی عظیم صحافی کی حیثیت سے ابھرے۔ سید افغانیؒ اخباروں اور رسالوں کی افادیت سے اچھی طرح واقف تھے۔ اس لئے انہوں نے زیادہ دباؤ و مشکلات کے باوجود بھی یہ کامیابی حاصل کی کہ امت مسلمہ کی بیداری کے سلسلے میں اپنے افکار و نظریات کی انتشار کے لئے قانونی جواز مہیا کیا جو بعد میں نہ صرف افغان صحافتی انقلاب نے اچھے اچھے دانشوروں اور ادیبوں کو پیدا کیا بلکہ عالم اسلام کے اندر ایک مثبت حرکت بھی نمودار ہوئی۔ علامہ افغانیؒ کی سبھی تحریروں و خطبوں سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مسلمانوں کا اتحاد، اخوت و ترقی کتنی اہمیت رکھتی تھی۔ اور اس دینی و سیاسی تعلقات کو مسلمانوں کی بقاء اور آزادی کے لئے کتنا اہم سمجھتے تھے۔ علامہ افغانیؒ نے افغانستان کی اسلامی و تاریخی معاشرے میں اپنی آنکھیں کھولیں اپنی سیاسی و دینی

فہم کی رو سے دنیائے اسلام کے قومی مذہبی وسیاسی مفکرؒ ثابت ہوئے ان کی بے چین نعروں اور حقیقی جدوجہد کا نتیجہ تھا جو دنیائے اسلام کے اندر اسلامی تحریکیں پھیل گئیں اور مسلمانوں کو اپنی آزادی اور بیداری کا احساس دلایا، مسلمانوں کے دینی اور سیاسی شعور نے ترقی

سید جمال الدین الافغانی

کی۔ علامہ افغانیؒ اس حقیقت سے اچھی طرح باخبر تھے کہ مسلمانوں کے لئے اسلامی فہم اور شعور ایک ایسے ہتھیار کے طور پر کام دے سکتے ہیں جس کی مدد سے اپنے گذشتہ عظمت اور سیاسی قوت کو دوبارہ بحال کر سکتے ہیں۔ نیز دنیا میں قارونی وفرعونی طاقتوں کی ظلم وبالادستی کے بغیر پورے اطمینان وخوشی کے ساتھ زندگی گذار سکتے ہیں۔

سید افغانیؒ کے پیش نظر مسلمانوں کے اتحاد وآزادی نہایت ہی اہم خصوصیات کی حامل تھی اور اس مقصد کے حصول کی خاطر انہوں نے طرح طرح کے مصائب ومشکلات کو صبر وتحمل کے ساتھ برداشت کیا۔ کیوں کہ اس وقت علاّمہ افغانیؒ کے نظریات وافکار سامراجیوں کے لئے براہ راست چیلنج کی حیثیت رکھتے تھے یہی وجہ تھی کہ دنیا کے کسی حصّے میں انکی بے چین زندگی کو سکون نہیں نصیب ہوا علاّمہ افغانیؒ اپنی عمر کے اٹھارہویں سال میں اس زمانے کے مروّجہ علوم جیسے طب، ریاضی، نحو، تفسیر، حدیث، تاریخ، ادب، منطق اور طبیعات میں قابل ذکر رسائی و دسترس حاصل کی۔ اگر قارئین محترم غور سے سوچیں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آئے گا کہ اتنی کم عمری میں ان علوم پر عبور حاصل کرنا، خود ہی ان کی حیران کن صلاحیتوں کی واضح دلیل ہے۔ علامہ افغانیؒ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک مسلمانوں کے اتحاد، ہم بستگی اور پیشرفت کی راہ میں قابل قدر کارنامے سرانجام دیتے آخرکار ۱۸۹۷ء مارچ کو ۵۸ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت کر کے اپنے خالق حقیقی سے جاملے ان کے جسد مبارک کو استنبول کے شیوک قبرستان میں دفنایا گیا لیکن حکومت افغانستان نے چالیس سال کے بعد ان کے تابوت کو کابل منتقل کر کے بہت شاندار وعظیم جلوس کے شکل میں اپنی آبائی سرزمین میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

افغانوں کی فتح

ابو نثار

یہ ایک مانی ہوئی حقیقت ہے کہ افغانوں نے آج تک کسی جارح کے سامنے سر خم نہیں کیا۔ بلکہ ہر دور میں انہوں نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ افغانوں کے سر کٹ تو سکتے ہیں مگر کسی عصری دیوتا کے سامنے جھک نہیں سکتے۔ اسی حقیقت کو آج افغانوں نے پھر دہرایا اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ جب کسی قوم میں جذبہ حریت موجود ہو تو اس کو روس جیسا دیوہیکل بھی ہڑپ نہیں کر سکتا۔ افغان ایشیا کا ایک چھوٹا سا قوم ہے۔ مگر اس خطے میں جو کردار اس قوم نے ادا کیا ہے وہ محتاج تعارف نہیں۔ علامہ اقبال نے اس طرف یوں اشارہ کیا ہے۔

آسیا یک پیکر آب و گل است
ملت افغان دراں پیکر دل است
از فساد او فساد آسیا
از کشاد او کشاد آسیا

مگر ان سب حقیقتوں کے باوجود روس نے افغانستان میں مداخلت کر کے سنگین غلطی کی اور یہاں آکر ان کو زندگی کے نہایت تلخ تجربوں سے گزرنا پڑا۔ آخر کار جب روسی اقتدار روس کے موجودہ صدر گورباچوف کو منتقل ہوئی تو انہوں نے برملا اعتراف کیا کہ افغانستان میں روسی مداخلت ایک سنگین غلطی تھی۔ انہوں نے افغانستان کے بحران کو رستے ہوئے زخم سے تشبیہ دی۔ بہر حال افغانوں کی سخت مزاحمت کے بعد روس گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گیا اور ان کو پتہ چلا کہ افغانستان سے روسیوں کی بدنامی اور رسوائی کے سوا اور کچھ حاصل نہیں کیا جاتا۔ لہذا انہوں نے اپنی خفت چھپانے کے لئے ۱۴ر اپریل ۱۹۸۸ء میں معاہدہ جنیوا پہ دستخط کر دیئے جس کے تحت انہوں نے ۱۵ر فروری ۱۹۸۹ء تک اپنی تمام افواج افغانستان سے واپس بلائی۔ بلاشبہ یہ افغانوں کی ایک عظیم فتح ہے۔ کیونکہ روس کی یہ فطرت ہی نہیں کہ وہ کسی ملک

یہ ہے تحصیل شینوار میں واقع دشمن کی تسخیر شدہ بلڈنگ

کو ہڑپ کریں اور پھر وہاں سے نکلیں۔ مگر یہ سب کچھ افغانوں کی زبردست مزاحمت کے نتیجے میں ہوا۔ اور روسیوں کو تمام دنیا میں ندامت اور ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا۔

اب الحمداللہ سرزمین افغانستان روسیوں کے ناپاک قدموں سے پاک ہو گئی ہے۔ اور وہ دن دور نہیں کہ ان کے کٹھ پتلی

زرخرید غلام خلقی و پرچمی بھی اپنے آقاؤں کے نقش قدم پر افغانستان سے بھاگ جائیں گے اور اس طرح یہ مقدس سرزمین ان مرتدوں کے ناپاک قدموں سے بھی پاک ہو جائے گی۔ کامیابی و کامرانی آہستہ آہستہ افغان حریت پسندوں کی قدم چوم رہی ہے افغانستان کے ہر صوبے سے آئے روز مجاہدین کے فتح کی خبریں آرہی ہیں۔ تازہ ترین اطلاع کے مطابق کابل، جلال آباد قندہار اور خوست چھاؤنی افغان مجاہدینا کے نرغے میں ہیں۔ اور ان پر کنٹرول حاصل کرنے کے لئے فیصلہ کن جنگ جاری ہے۔ انشاء اللہ عنقریب یہاں پر افغان حریت پسندوں کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

اگر ان واقعات کو نبظر عائر دیکھا تو جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ جب سے افغانستان میں کمیونزم کے خلاف مسلح جدوجہد شروع کیا گیا ہے۔ تو قدم قدم پر حریت پسندوں کو فتح نصیب ہورہی ہے۔ اور سرکاری فوجیں ہر محاذ پر عبرتناک شکست سے دوچار ہو رہی ہے۔ جس کی اصلی وجہ یہ ہے کہ افغان حریت پسند اپنی حق خودارادیت کے لئے لڑ رہے ہیں۔ وہ آزادی کے متوالے ہیں جنہوں نے کبھی بھی غلامی قبول نہیں کی۔ وہ پکے مسلمان ہیں۔ کبھی اپنے پاک سرزمین میں لادینی رجحانات کو پھیلنے نہ دے گی وہ ازمائش کی ہر گھڑی پر اترے ہیں۔ انہوں نے پہلے فرنگی جارح کو تین بار دندان شکن شکست دی ہے اور پھر ان کو کبھی افغانستان پر چڑھائی کی ہمت نہ ہوئی۔ اور اب روسیوں کو یہ احساس ہوا کہ سرزمین افغانستان نہ صرف ناقابل تسخیر ہے بلکہ ان کے رہنے والے اسلام کے پروانے بھی ہیں۔ جو اپنے ملک میں اسلامی نظام کے علاوہ کسی بھی ازم کو قبول نہیں کرتے۔

بہرحال اب افغانستان میں روس اور ان کے حواریوں کی شکست یقینی ہے۔ افغان حریت پسندوں کی شجاعت اور دلیری دنیا پر واضح ہوگئی۔ جنہوں نے ایمان کے بل بوتے پر دنیا کی ایک بڑی سپر طاقت کو شکست فاش دی۔ جس کی فوجی طاقت سے امریکہ اور مغربی یورپ خوف سے کانپتے تھے۔ جن لوگوں کا منشور "قرآن و حدیث" ہو بھلا ان کو کون زیر کر سکتا ہے۔

"اللہ ہمارا معبود ہے حضرت محمدؐ ہمارے رہبر ہیں۔ قرآن ہمارا دستور ہے۔ اسلام ہمارا دین ہے۔ جہاد ہمارا راستہ ہے شہادت ہماری آرزو ہے" اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔
اللہ کی راہ میں ایسا جہاد کرو۔ جو جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تم کو اس کام کے لئے چن لیا ہے"

واقعی مجاہدین جہاد کرنے کا حق بدرجہ اتم ادا کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو چن لیا ان کے ذریعے سے دنیا کے مظلوم اور بے بس مسلمانوں کو آزادی ملے گی۔"

اب منزل قریب ہے۔ اور دشمن اس تاک میں ہے کہ افغان حریت پسندوں نے جو کامیابی میدان جنگ میں حاصل کی ہے وہ سیاست کی میز پر ہار دے۔ لیکن ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ کیونکہ مجاہدوں نے جو کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ ان کو کوئی ورغلا نہیں سکتا۔ اب انشاء اللہ افغانستان میں ایسی حکومت قائم ہوگی۔ جو تمام افغانوں کو پسند ہوگی۔ اور اس میں ہر قوم کے نمائندے شامل ہوں گے۔

خدا کرے کہ بہت جلد ایک آزاد خود مختیار اسلامی اور غیر جانبدار حکومت افغانستان میں قائم ہو۔ جو نہ صرف افغانوں بلکہ پاکستان کی عظیم تر مفاد میں بھی ہوگا۔ کیونکہ اگر آج روسی سیلاب کو افغانوں نے نہ روکا ہوتا۔ تو کل پاکستان میں یہی کچھ ہو سکتا تھا۔ جو عالم اسلام کے مفاد میں ہرگز نہ ہوتا۔

علامہ افغانی کی اکالوی سرپرستی کے سلسلے میں

اسلامی دنیا کی یکجہتی کا عظیم علمبردار

سیّد جمال الدّین افغانی

امتی، اُمتی، ملّتی، ملّتی

تحریر: عصمت دریان

بیسویں صدی میں مشرق اور خصوصاً اسلامی ممالک مغربی دنیا کے فکری اور سیاسی پنجے میں ایسے جکڑے ہوئے ہیں جو اپنی مذہبی عقائد کی پاسداری کے لئے آواز بھی نہیں اٹھا سکتے جس کا واضح ثبوت دنیا کے وسیع استعماری قوتوں کے شیطانی عزائم پر سکوت اختیار کرنا ہے۔ شاتم رسولؐ (سلمان رشدی) کی حال ہی میں لکھی گئی کتاب انہی ملحدانہ استعماری سازشوں کی جیتی جاگتی تصویر ہے جس میں ناموس رسالت کی تذلیل کی گئی ہے۔

اقوام متحدہ کے منشور کا دعویٰ ہے کہ ہر ملک کے ہر ایک شخص کی عقائد و افکار کی ہر قسم کے احساسات کو مقدس تصوّر کیا جائے گا۔ لیکن رشدی لعین نے دنیا کے ایک ارب مسلمانوں کی جذبات کو مجروح کیا جس کی نہ تو مغربی ممالک کی طرف سے ان کی مذمّت کی گئی اور نہ ان کو بین الاقوام کے اخلاقی اصولوں کے منافی قرار دیا۔ لیکن جب اس کے ردّعمل میں پاکستان میں پانچ اور بھارت میں دس مسلمانوں نے جام شہادت نوش فرمائی اور ایران نے اس ملعون رشدی کو واجب القتل قرار دیا تو اسلام دشمن ممالک رشدی کی دفاع کے لئے صف آرا ہوئے اور ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات کو منقطع کئے۔ لیکن اسلامی ممالک میں سے کسی نے بھی ناموس رسالتؐ کی لاج نہ رکھی۔ اور نہ کروڑوں مسلمانوں کے احساسات کے دفاع میں کوئی عملی قدم اٹھایا جس سے پتہ چلتا ہے کہ اسلامی ممالک مغربی دنیا کے فکری اور سیاسی تسلّط کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔

انیسویں صدی میں مسلمان ممالک کی حالت اس سے بھی زیادہ ابتر تھی۔ کیونکہ اس وقت مغربی استعماران خطوں پر مکمل طور پر مسلط تھا۔ یعنی ایشیائی ممالک اور شمالی افریقہ کے اسلامی ممالک ان قوتوں میں بٹے ہوئے تھے۔

(از کنر برخاست ہمچون شمس در صبح افق، وز جمال تابنا
کش جلوہ گرش لفظ دیہ)

افغانستان کے مشرقی صوبہ کونڑ کے اسعد آباد سید گھرانے کے سیّد صفدر کے ہاں سید جمال الدّین افغانی پیدا ہوئے۔ آٹھ سال کی عمر میں آپ اپنے والد کے ساتھ کابل تشریف لے گئے اور اٹھارہ سال کی عمر میں وقت کی تمام مرّوجہ علوم پر عبور حاصل کی اور اسی سال ریاضی کا علم حاصل کرنے کی غرض سے بھارت چلے گئے وہاں سے ۱۲۷۳ھ ق میں فریضہ حج کی سعادت حاصل کی۔ حج سے واپسی پر کابل میں امیر دوست محمد خان کی دربار میں اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے۔ دوست محمد خان کی وفات کے بعد امیر شیر علی خان نے بھی آپ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا مگر محمد اعظم خان اور شیر علی خان کے مابین جنگ میں سید صاحب نے محمد اعظم خان کا ساتھ دیا۔ اعظم خان نے شکست کھا کر ایران کی طرف راہ

فرار اختیار کی لیکن سید صاحب افغانستان میں رہ گئے۔ شیر علی خان سید صاحب کے اثر و رسوخ سے بخوبی آگاہ تھے اس لئے ان کو کوئی گزند نہ پہنچا سکا۔

اس کے بعد دوسری بار سید جمال الدین افغانی حج کی غرض سے ہندوستان چلے گئے اس طرح وہ قاہرہ اور ترکیہ بھی گئے جہاں پر انہوں نے اصلاحی کاموں کا آغاز کر دیا لیکن پھر وہاں سے بھی جلا وطنی پر مجبور کر دیا گیا جب آپ مصر چلے گئے تو وہاں سے بھی اسمٰعیل کے ہاتھوں آپ کو جانا پڑا اس طرح ہندوستان، لندن اور فارس سے ہوتے ہوتے سید صاحب ایران پہنچے جہاں پر ناصر الدین نے آپ کے ساتھ نہایت نامناسب سلوک کیا۔ اس کے بعد آپ روس اور فارس کا عازم سفر ہوئے۔ فارس میں ناصر الدین شاہ کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ شاہ نے سید صاحب کو ایران آنے کی دعوت دی جس کے نتیجے میں آپ پھر ایران چلے آئے مگر پھر بھی جلاوطن ہو کر لندن تشریف لے گئے۔ وہاں سے ترکیہ کے بادشاہ عبدالحمید کی فرمائش پر ترکیہ آئے اور یہی آپ کا آخری سفر تھا جہاں پر آپ ۹ مارچ ۱۸۹۷ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

سید صاحب کو ترکیہ میں سپرد خاک کر دیا گیا مگر ۱۳۲۳ھ میں ترکیہ سے مرحوم کے تابوت کو ایک طیارے کے ذریعے کراچی لایا گیا اور پھر کراچی سے ریل گاڑی کے ذریعے لوگوں کے فقید المثال استقبال میں پشاور پہنچایا گیا۔ یہاں سے پھر ایک موٹر کے ذریعے کابل لائے گئے جہاں دوبارہ سپرد خاک کر دیئے۔ ۱۳۲۷ھ میں آپ کی قبر کی تعمیر کرائی گئی۔

(سال نقل تربت و تعمیر آرامگاہ آن۔ از خودش
جستم حساب شمس بھر قارئین) (با فضیلت
شد جرابم نقل (۱۳۲۳)
قبر از ترکیه۔ سال تعمیر مزارم هست
تاریخ نویں ۱۳۲۷۔

سید صاحب نے جوانی کے عالم میں بہت سے ملکوں کا سفر کیا۔ مختلف ملکوں اور ان کے باشندوں کے طور طریقے معلوم کئے اور محسوس کیا کہ اسلامی دنیا پر لادینی عناصر کا مکمل طور پر قبضہ ہے۔ جب تک مسلمانوں میں بیداری کی روح نہ پھونک دی جائے تب تک وہ اپنے آپ کو بیرونی استعمار اور داخلی استبداد کے پنجے سے آزاد نہیں کرا سکتے۔

چارلز ادامز اپنی کتاب میں لکھتے ہیں "سید جمال الدین افغانی جس ہدف کے داعی تھے وہ یہ تھا کہ اسلامی دنیا کے تمام بکھرے ہوئے اقوام کو یکجا کیا جائے اور ان کو خواب غفلت سے بیدار کر کے اپنے اصلی مقصد کی طرف گامزن کیا جائے۔ اگر وہ اب بھی متحد نہ ہوئے تو دنیا میں کہیں کے نہیں رہیں گے۔"

سید صاحب کو پتہ تھا کہ اسلامی دنیا مایوسی اور جہالت کے گہرے کھڈے میں گری ہے اور یورپیوں کے بے جا ظلم و ستم کی شکار ہے۔ اسلامی امت دن بہ دن کمزور ہوتی جا رہی ہے .... سید جمال الدین افغانی اس فکر میں تھے کہ اسلامی امت کو بیرونی استعمار سے نجات مل جائے اور اس طرح ان کے داخلی امور میں کوئی مداخلت نہ کر پائے اور اسی طرح وقت کے تقاضوں کے مطابق اپنے آپ کو سدھار سکیں۔

اس طرح سید جمال الدین افغانی اس فکر میں تھے کہ اسلام تمام اصلی اور بنیادی مسائل سے نمٹنے کے لئے وسیع دین ہے آپ کا ہدف اسلامی ممالک کی بیداری، اتحاد اور ان کو داخلی استبداد اور بیرونی استعمار سے نجات دلانا تھا۔ اتحاد کے بارے میں وہ فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کے مابین ایک وحدت قائم ہو۔ اس سے میرا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ ان کے کاروبار کی لگام ایک آدمی کے ہاتھ میں ہو کیونکہ یہ ناممکن ہے۔ لیکن میری امید یہ ہے کہ ہم سب کا رہنما قرآن کریم ہے اور مسلمانوں کی وحدت دین میں ہونا چاہیئے اور ہاں ایک اسلامی ملک اس قابل ہو کہ وہ دوسرے مسلمان ملک کے تحفظ کا ضامن ہو اور اپنی زندگی اور بقا کو ان کی زندگی اور بقا میں ڈھونڈیں۔

سید صاحب نے اس ہدف کو پانے کے لئے اپنی تمام تر ممکنہ وسائل کام میں لائے اور علمی میدان کو بہت سے اچھے اچھے شاگرد دیئے اس طرح شیخ محمد عبدہٗ آپ کے شاگردوں میں سے ایک بڑا مصلح تھا اور شاگردوں نے بھی اپنے بس کے مطابق خدمت انجام دی اور مصر میں بہت سے رسالے اور روزناموں کو شائع کیا جو

ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ الہام
ہے اس کی نگہ فکر و عمل کے لیے مہمیز!
اس کے نفسِ گرم کی تاثیر ہے ایسی
ہو جاتی ہے خاکِ چمنستان شرر آمیز!
شاہیں کی ادا ہوتی ہے بلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مرغانِ سحر خیز!
اس مردِ خود آگاہ و خدا مست کی صحبت
دیتی ہے گداؤں کو شکوہِ جم و پرویز!
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز!

آخری صفحہ کی تصویر:۔

ثمرخیل فوجی ڈویژن کا اندرونی منظر

دچاپڑے
سمال انڈسٹریز اسٹیٹ کوہاٹ روڈ پشاور

ثور انقلاب کی آخری ہچکی

اداریہ

آج قدیم اور تاریخی افغانستان میں روس کے بل بوتے پر برپا ہونے والے کمیونسٹ انقلاب اور ان کے رچائے ہوئے خونی ڈرامے کو گیارہ سال ہونے کو ہیں۔ یعنی گیارہ سال پہلے ہمارے مسلمان ہم وطن ارتقاء کی جانب نہایت پرسکون زندگی گذار رہے تھے۔ ہمارے ملک کے ایک ضمیر فروش اور غلامانہ ذہنیت کے حامل ٹولے نے کے جی بی کے ہدایات پر وقت کے حاکم کے خلاف ایک ایسی وحشیانہ عمل کا آغاز کر دیا جس کے نتیجے میں ہمارے بے شمار ہم وطنوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی اور ان کو بڑی بے دردی سے زندگی کی نعمت سے محروم کر دیا گیا۔

کمیونسٹ عناصر (خلقیوں اور پرچمیوں) نے نہ صرف کودتا نے پر اکتفا کیا بلکہ انہوں نے یہ کوشش بھی کی کہ ان تمام لوگوں کا صفایا کرایا جائے جو ان کے منصوبوں کی تکمیل کے سلسلے میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے بے شمار علماء کرام، قومی رہنما، روشن فکر اور ممتاز سماجی کارکنوں کو یا تو تہہ و تیغ کر دیا اور یا ان کو جیلوں میں ٹھونس دیا۔ کمیونسٹوں کے ان انسانی، اسلامی اور افغان ضد کارروائیوں کے نتیجے میں افغانستان کے کونے کونے میں ان کے خلاف اسلامی تحریکیں اٹھ کھڑی ہوئیں جس نے ایک ملی تحریک کی شکل اختیار کی۔

گذشتہ گیارہ سالوں میں ان ضمیر فروشوں اور وطن فروشوں کی جانب سے ہماری معصوم ملت پر جو ظلم ڈھائے گئے ہیں۔ ان کو سن کر رونگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان وطن فروشوں نے اس طویل عرصہ میں ہمارے ہم وطنوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے روسی فوجوں کو دعوت دی۔ اس طرح باقیماندہ افغانستان کو ان درندوں نے نہایت بے دردی سے روند ڈالا۔ ان فوجوں نے افغانستان میں بستے افغانوں کا نہایت بے دردی سے قتل عام کیا اور ملک کے طول و عرض میں جو تباہی و بربادی پھیلائی دنیا کی تاریخ میں ایسی ننگی بربریت اور وحشت کی مثال نہیں ملتی۔

لیکن ان تمام قتل عام، وسیع تباہی و بربادی کے باوجود ہماری قہرمان ملت نے جس ہدف کی جانب تحریک شروع کی تھی اور جس مقصد کی خاطر اپنے گھروں کو چھوڑ چکے تھے اپنی ایمان اور عقیدے پر قائم رہتے ہوئے ان وحشیوں کے خلاف سینہ سپر رہے اور اپنے جہاد کو جاری رکھا۔ دین اور وطن کے دشمنوں کو ہر محاذ پر شکست فاش دی اور ان کی مذموم اور طاغوتی عزائم کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناکام بنا دی۔ یہی وجہ تھی کہ روسی فوجیں مجاہدین کی ان بے مثال قربانیوں اور سخت مزاحمت کا سامنا نہ کر سکی۔ آخر کار وہ نہایت ذلت کے ساتھ ہماری اسلامی ملک سے نکلنے پر مجبور ہوئے لیکن پھر بھی ہمارا مقدس جہاد جاری ہے اس لئے کہ ہم جس کے مقابلے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور جن کو ختم کرنے کے لئے ہم نے اسلحہ اٹھایا تھا وہ ابھی تک کابل کے تخت پر بغیر اختیار کے بھٹوؤں کی طرح قابض ہیں اور ہمارے ہم وطنوں کی تباہی و بربادی کا تہیہ کئے ہوئے ہیں لیکن مجاہدین نے بھی مصمم ارادہ کیا ہوا ہے کہ جب تک ان ملحدوں کی جگہ حقیقی اسلامی نظام کو نافذ نہیں کیا جاتا اور افغانستان سے جب تک کفر و الحاد کے جڑوں کو کاٹ کر پھینک نہیں دیا جاتا تب تک ہمارا یہ مقدس جہاد جاری رہے گا۔

آج ہم ثور کے بدبخت کودتا کا مذمت ایسی حالت میں کر رہے ہیں کہ مجاہد ملت کی جانب سے مجاہدوں نے ایک اسلامی حکومت قائم

گی ہے اور یہ عبوری حکومت مستقبل قریب میں مجاہد ملت کی لبیک پر دشمن کے تمام محاذوں کو زمین بوس کر دے گی اس طرح ہم کامیابی کے قریب ہوتے جائیں گے آج مجاہد ملت ایسی نازک وقت میں ثور کی بے شرمانہ کودتا کی مذمت کرتے ہیں جب کہ کمیونسٹ عناصر اپنی زندگی کے آخری لمحوں کو گن رہے ہیں اور بھاگنے کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ہماری مسلمان ملت ایک ایسے وقت میں ثور کے اس وحشیانہ کودتا کی مذمت کرتے ہیں جب کہ تمام ملک میں کمیونسٹوں کے حوصلے پست ہو رہے ہیں اور حق کے پروانوں کی تحریکیں کامیابی کی جانب زور پکڑتی جا رہی ہیں۔

ہمیں قوی امید ہے کہ وہ وقت آن پہنچا ہے کہ ہمارے اسلامی ملک کے وسیع و عریض علاقے پر ایک بار پھر قرآن کی حاکمیت نافذ ہو جائے گی اور اللہ تعالےٰ کی زمین پہ اللہ کے روشن نظام کی شعاعیں پھیل جائیں گی لیکن شرط یہ ہے کہ اپنی آخری منزل پانے تک ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد و یگانگت قائم کرنا ہوگا تا کہ ہم جہاد کی مقدس جدوجہد میں اپنی فعالیت کو ثابت کر سکیں۔

میں مطمئن نہیں کہ انجنیئر احمد شاہ کی حکومت مستقبل میں افغانستان کے لئے کام کرے،

ملی اسلامی محاذ انجنیئر احمد شاہ کی حکومت میں حصّہ نہیں لے گی' پیر سید احمد گیلانی

راولپنڈی (فروری ۱۸) ملی اسلامی محاذ افغانستان کے سربراہ جناب پیر سید احمد گیلانی صاحب نے مشاورتی کونسل کے

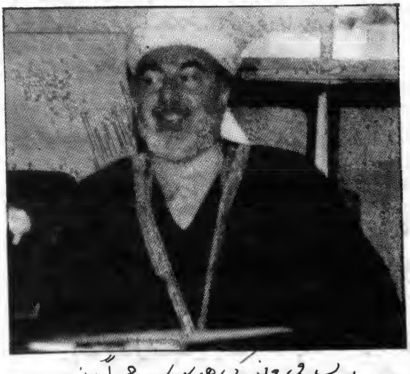

ملی اسلامی محاذ کے رہبر پیر سید احمد گیلانی

وکلاء کو بتایا کہ میں مطمئن نہیں کہ انجنیئر احمد شاہ کی حکومت افغانستان کی مستقبل کے لئے مؤثر ثابت ہو اور یا مستقبل میں افغانستان میں کوئی حکومت بنائے۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ ایسی حکومت میں کوئی حصّہ لوں اور اپنے امیدواروں کو نامزد کروں۔

جناب پیر سید احمد گیلانی صاحب نے کہا کہ محاذ نے مذکورہ حکومت میں عہدہ قبول کرنے سے معذرت کی۔ ہم اتحاد کی سپریم کونسل کے ممبر رہیں گے لیکن حکومت میں حصّہ نہیں لیں گے۔

ملی اسلامی محاذ کے سربراہ نے وکلاء کو بتایا کہ آپ لوگوں کو اختیار ہے کہ انجنیئر احمد شاہ کی حکومت اور یا ان کے وزیروں کو کوئی ووٹ دیں اور یا نہ — لیکن ہم افغانستان کی تمام مجاہد ملت اور تمام تنظیموں کی حمایت سے ایک منتخب شوریٰ کے لئے راہ ہموار کریں گے۔

مدعو کرنے والی منتخب شوریٰ حکومت کا قانونی سربراہ نامزد کرے گی جو شرعی حکومت اور قانونی سربراہ کی صلاحیت رکھتا ہوگا جنہیں انجنیئر احمد شاہ اور یا کسی دوسرے حکومت کے منتخب شوریٰ سے اعتماد کا ووٹ لینے کے لئے پیش کیا جائے گا جناب پیر صاحب نے کہا۔ میں نے اپنے کمانڈروں کو حکم دیتا ہوں کہ وہ آئندہ منتخب شوری کے لئے اپنے حقیقی نمائندے چن لیں۔

ملی اسلامی محاذ اپنے بنیادی اصولوں کی

رُو سے کسی کے ساتھ سازش نہیں کریگا

ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک اجرا شدہ کمیٹی معرض وجود میں آئے

ہم وسیع البُنیاد حکومت کی تشکیل و آزادانہ انتخابات کا انعقاد چاہتے ہیں

ملی اسلامی محاذ افغانستان نے دو مقاصد کو خاص بنیادی اہمیت دی ہے۔ پہلا مقصد افغان سرزمین کے اندر ایک ایسی وسیع البُنیاد حکومت کی تشکیل ہے جس میں ملک کے تمام تر عوام برابر کے شریک ہوں اور افغان حریت پسندوں کی مرضی کے مطابق قائم ہو۔

دوسرا بنیادی اصول یہ ہے کہ ہر وہ حکومت جو مشاورتی کونسل کے فیصلے کے بعد عبوری صدارت کی ذمہ داریاں سنبھال لیں ان کو چاہیئے کہ چھ یا آٹھ مہینوں کے قلیل عرصے کے دوران افغانستان کے اندر عام انتخابات کے لئے راہ ہموار کرے۔ ملی اسلامی محاذ اس بنیادی اصولوں کی رو سے کسی کے ساتھ سازش کرنے پر کاربند نہیں ہماری نظر میں انجنیئر احمد شاہ کی حالیہ حکومت میں ایک شخص موجود ہے ہم کسی شخصیتوں کی مخالفت نہیں کریں گے لیکن حکومت کی تشکیل کے سلسلے میں ملک کی سب قومیتوں، ملتوں اور گروہوں کو ہر صورت میں مناسب نمائندگی دینا چاہیئے جو عام لوگوں کے لئے قابل قبول ہو ملی اسلامی محاذ افغانستان کی نظر میں افغان مشاورتی کونسل کے اجلاس میں عبوری صدر کے چناؤ اور تشکیل حکومت کے پروگرام پر گرما گرم بحث تیزی سے جاری ہے۔ ملی اسلامی محاذ کا سیاسی نمائندہ مشاورتی کونسل کے ہال سے خبر دیتا ہے کہ شوریٰ میں موجود مجاہدین کے نمائندوں نے عبوری صدر و حکومت کی تشکیل کے بارے میں مختلف رایوں کا اظہار خیال کیا ہے۔ ایک سو دو نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ عبوری صدر کا چناؤ مشاورتی کونسل کے ارکان سے ہونا چاہیئے اور وزیر اعظم کے عہدے کے لئے مشاورتی کونسل سے باہر لوگوں کو مدعو کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے لیکن ۱۰۲ لوگوں نے رائے دی ہے کہ صدارت کا عہدہ بھی مشاورتی کونسل پر چھوڑ دیا جائے۔ درحقیقت یہ دو نظریئے ایک دوسرے سے الگ اور مختلف ہے کہ ان پر بحث و مباحثہ کرنا مناسب ہے

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ کیا عبوری صدر کا چناؤ مشاورتی کونسل کے ارکان سے ہونا چاہیئے یا مشاورتی کونسل کے ارکان کے سوا کسی اور کو یہ ذمہ داری سونپی جائے یا کیا صدارت کا عہدہ بھی مشاورتی کونسل کے پاس ہونا چاہیئے۔

عالمی برادری افغانستان کی عبوری حکومت کو افغان

عوام کی حقیقی نمائندہ حکومت تسلیم کرے

پروفیسر مجددی

اقوام متحدہ، اسلامی کانفرنس اور دیگر بین الاقوامی

اداروں میں عبوری حکومت کو نمائندگی دینے کا مطالبہ

اسلامی حکومت ان تمام ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کرے گی جنہوں نے افغان جہاد کی حمایت کی ہے۔ روس کو چاہیئے کہ وہ موجودہ انتظامیہ کی اخلاقی اور مادی امداد بند کر دے۔

عبوری حکومت کی جانب سے عام معافی کا اعلان

اسلام آباد (اپ پ) افغانستان کی مجوزہ عبوری حکومت کے صدر پروفیسر صبغت اللہ مجددی نے عالمی برادری پر زور دیا

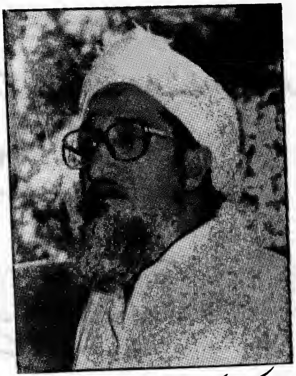

افغان عبوری حکومت کے سربراہ پروفیسر صبغت اللہ مجددی

ہے کہ عبوری حکومت کو افغان عوام کی حقیقی نمائندہ حکومت کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے۔ وہ کل رات عبوری حکومت کا صدر منتخب ہونے کے بعد آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے مطالبہ بھی کیا کہ عبوری حکومت کو اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس کی تنظیم میں نمائندگی دی جائے اس موقع پر پروفیسر عبدالرّب رسول سیاف، انجنیئر گلبدین حکمت یار، مولوی محمد نبی محمدی، مولوی محمد یونس خالص، پروفیسر برہان الدین ربانی اور پیر سید احمد گیلانی بھی موجود تھے۔

پروفیسر مجددی نے کہا کہ افغانستان میں عوام کی غالب اکثریت نے عبوری حکومت کی حمایت کی ہے اس لئے اسے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں میں نمائندگی دی جائے انہوں نے کہا کہ تمام آزادی پسند ملکوں نے افغانستان پر روسی تسلّط کے خلاف برسرپیکار مجاہدین کی حمایت کی ہے انہوں نے کہا کہ ان ملکوں کو افغان مجاہدین کی طرف سے قائم کی ہوئی حکومت کو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ انہوں نے نے امید ظاہر کی کہ مجوزہ عبوری حکومت کا ایک ماہ کے اندر افغانستان

میں اجلاس منعقد ہوگا۔ انہوں نے کابل انتظامیہ سے اب تک وابستہ افراد پر زور دیا کہ وہ نجیب کی کٹھ پتلی انتظامیہ سے قطع تعلق کر لیں۔ اور مجاہدین کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ مجاہدین گذشتہ نو سال تک افغانستان سے روسی فوج کو نکالنے کے لئے لڑنے کے علاوہ روس کی حامی کابل انتظامیہ کو ختم کرنے کا بھی مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ معاہدہ جنیوا کے تحت روس نے ۱۵ فروری تک اپنی تمام فوج افغانستان سے واپس بلالی۔ اب مجاہدین کابل انتظامیہ کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ مجاہدین نے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ حکمران پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی افغانستان کے تمام ارکان افغانستان سے چلے جائیں۔ کیونکہ انہیں ایک بھی کمیونسٹ کی افغانستان میں موجودگی قابل قبول نہیں۔

مجوزہ عبوری حکومت ملک کا کنٹرول سنبھالنے کے بعد چھ ماہ کے اندر نئی شوریٰ کے لئے انتخابات منعقد کرے گی۔ عبوری حکومت کے صدر پروفیسر مجدّدی اور وزیراعظم عبدالرب رسول سیاف دو ماہ کے اندر منتخب شوریٰ سے اعتماد کا ووٹ حاصل کر لیں گے۔ پروفیسر مجدّدی نے امید ظاہر کی کہ یہ تمام کارروائیاں مقررہ مدت کے اندر مکمل کر لی جائیں گی۔

پروفیسر صبغت اللہ مجدّدی نے ایسے افراد کے لئے جو سنگین جرائم میں ملوث نہیں ہیں عام معافی کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان تمام افراد کو عام معافی دیتے ہیں جن کے ہاتھ مجاہدین کے خون سے رنگے ہوئے نہیں ہیں۔ انہوں نے افغان جہاد کے دوران مجاہدوں کی اخلاقی اور مادی امداد کرنے والی آزاد دنیا کے ملکوں سے اپیل کی کہ وہ تباہ حال افغانستان اور اس کی معیشت کی تعمیر نو کے لئے بڑے پیمانے پر مادی امداد جاری رکھیں۔

پروفیسر مجددی نے روس پر بھی زور دیا کہ وہ کٹھ پتلی نجیب انتظامیہ کی اخلاقی اور مادی امداد بند کر دے جس کی افغانستان میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ انہوں نے بیرونی ملکوں خصوصاً مغربی ملکوں میں مقیم تمام افغان باشندوں سے کہا کہ وہ وطن واپس آئیں اور ملک کی تعمیر نو میں حصہ لیں۔

صدر مملکت جناب پروفیسر مجدّدی نے پاکستان کے عوام اور حکومت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے افغان جہاد کی بھرپور حمایت کی اور کہا کہ ہم یہ تاریخی حمایت ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اس ضمن میں انہوں نے سعودی عرب، ایران کے علاوہ دوسرے اسلامی ملکوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

افغانستان کے دلیر عوام اعلیٰ سیاسی بصیرت کے بھی مالک ہیں، بے نظیر بھٹو

عبوری حکومت کی تشکیل کے لئے کامیاب مذاکرات کرنے پر مجاہدین کے اسلامی اتحاد کو مبارکباد

اسلام آباد (اے پی پی) پاکستان کے وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے افغان مجاہدین کے اسلامی اتحاد اور مشاورتی کونسل کے تمام ارکان کو ان کے مذاکرات کی کامیابی پر دلی مبارکباد دی ہے۔ ٹیلکس سے افغان مجاہدین کی سپریم کونسل اور شوریٰ کے ارکان کے نام ایک پیغام میں وزیراعظم نے کہا ہے کہ دنیا پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ افغانستان کے دلیر عوام جنہوں نے ملک کی آزادی کے لئے جدّوجہد کی دانشمندانہ سیاست کے بھی پوری طرح اہل ہیں۔

بر سرِ پیکار مجاہدوں کے نام

محمد عارف غروال

اسلام کا مقدس دین اپنے پیروکاروں کو، عدل انصاف ، مساوات، برابری، بھائی چارے اور صلہ رحم کا درس دیتا ہے. اسلام اپنے پیروکاروں کو خدا کے بندوں کے ساتھ خدا کے قانون کیمطابق مسالمت آمیز زندگی کا سبق دیتا ہے. اسلام اپنے پیروکارں کو انسانی زندگی پسنے کی. بجائے انسانی زندگی بچانے کے طور طریقے بتاتا ہے. اسلام اپنے سچے پیروکاروں کو اللہ کی زمین پر امن اور آرام کی زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے. اسلام اپنے پیروکاروں کو ظلم وحشت اور بربریت مٹانے کے لئے جہاد اور مقابلے کا حکم دیتا ہے. اور ظالموں کے ظلم سے مظلوم انسانوں کی نجات کی راہ دکھاتا ہے اسلام دنیا کی باطل قوتوں اور باطل عقیدوں کو ختم کرنے کے لئے رہنما اصول اور جامع تدابیر وضع کرتا ہے اور اسلام آسمانی ہدایت اور قرآنی احکامات کی روشنی میں بنی نوع انسان کو سیاہ اندھیروں سے روشنی میں لانے کی تدابیر سکھاتا ہے.

انہی مقدس ارشادات انہی جامع تدابیر اور انہی رہنما اصولوں کی روشنی میں گزشتہ دس سال سے افغانستان کے مسلمان اور قہرمان مجاہدوں نے جہاد کو شروع کر رکھا ہے اور ظلم وحشت، انسانی قتل عام اور کفر کے مقابلے میں ڈٹے ہوئے ہیں. اور دنیا کی ایک بہت بڑی خونی طاقت (روسی استعمار) کے ساتھ مشت وگریبان ہیں. گزشتہ دس سالوں سے افغانستان کی مجاہد ملت اس مقصد کے لئے اپنی جانوں کی نذرانے پیش کر رہے ہیں. تاکہ اپنے ملک میں اسلامی عدل اور برابری کو لایا جاسکے. اور اپنے نہتے ساتھیوں کو روس اور ان کے بے ضمیر غلام خلقی اور پرچمیوں کے تباہ کن اسلحے کے قتل عام سے نجات دلائیں. اس طرح کہ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی نعمت (زندگی) سے محروم نہ ہو جائیں.

لیکن اب ہمارے جانباز اور غیرت مند ملت کے جہاد کا قافلہ کامیابی اور فتح کی جانب رواں دواں ہے اور ہمارے مسلمان اور قہرمان مجاہدین روسی غلاموں کے کنٹرول علاقے یکے بعد دیگرے آزاد کروا رہے ہیں. اسی طرح آہستہ آہستہ روسی غلاموں کی باطل حکمرانی سکڑتی چلی جارہی ہے اور جب ان آزاد کردہ علاقوں میں اسلامی عدالت اور اسلامی تقرریاں ہو جائیں اور مقدس اسلامی اصول تطبیق ہوجائے تو ہم اپنے جانباز مجاہدوں کو عرض کرتے ہیں. کہ مندرجہ ذیل باتوں پر عمل پیرا ہوں.

۱ر نڈر اور جانباز کمانڈروں کا یہ فرض ہے کہ سب سے پہلے اپنے قہرمان مجاہدوں کو اسلام کی روشنی میں ایسے منظم رکھیں کہ اپنے کمانڈر کے حکم کے بغیر کوئی ایسا عمل نہ کریں. جو اسلامی اصولوں کے منافی ہوں.

۲ر تمام کمانڈروں اور مجاہدوں کو سب سے زیادہ اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے کہ آزاد کردہ علاقوں میں تخریب کاروں اور شرپسندوں کا سدباب کریں. اور کسی کو یہ اجازت نہ دیں کہ وہ مجاہدوں کو بدنام کرنے کے لئے لوٹ مار کا بازار گرم کریں.

۳ر کمانڈروں اور مجاہدوں کا فرض ہے کہ شرعی عدالت کے قائم ہونے سے پہلے ان لوگوں کا دفاع کریں جو اپنی مرضی پر مجاہدوں کے ساتھ ملے ہیں۔ اور یا ان کو تسلیم ہوئے ہیں. کیونکہ ہم نے